جدھر تاج اٹھ جائیں میری نگاہیں
مرے سامنے ہو دیارِ مدینہ

تاجدارِ مدینہ

حضرت تاج کا منتخب نعتیہ کلام

برکاتی

تاجدارِ مدینہ

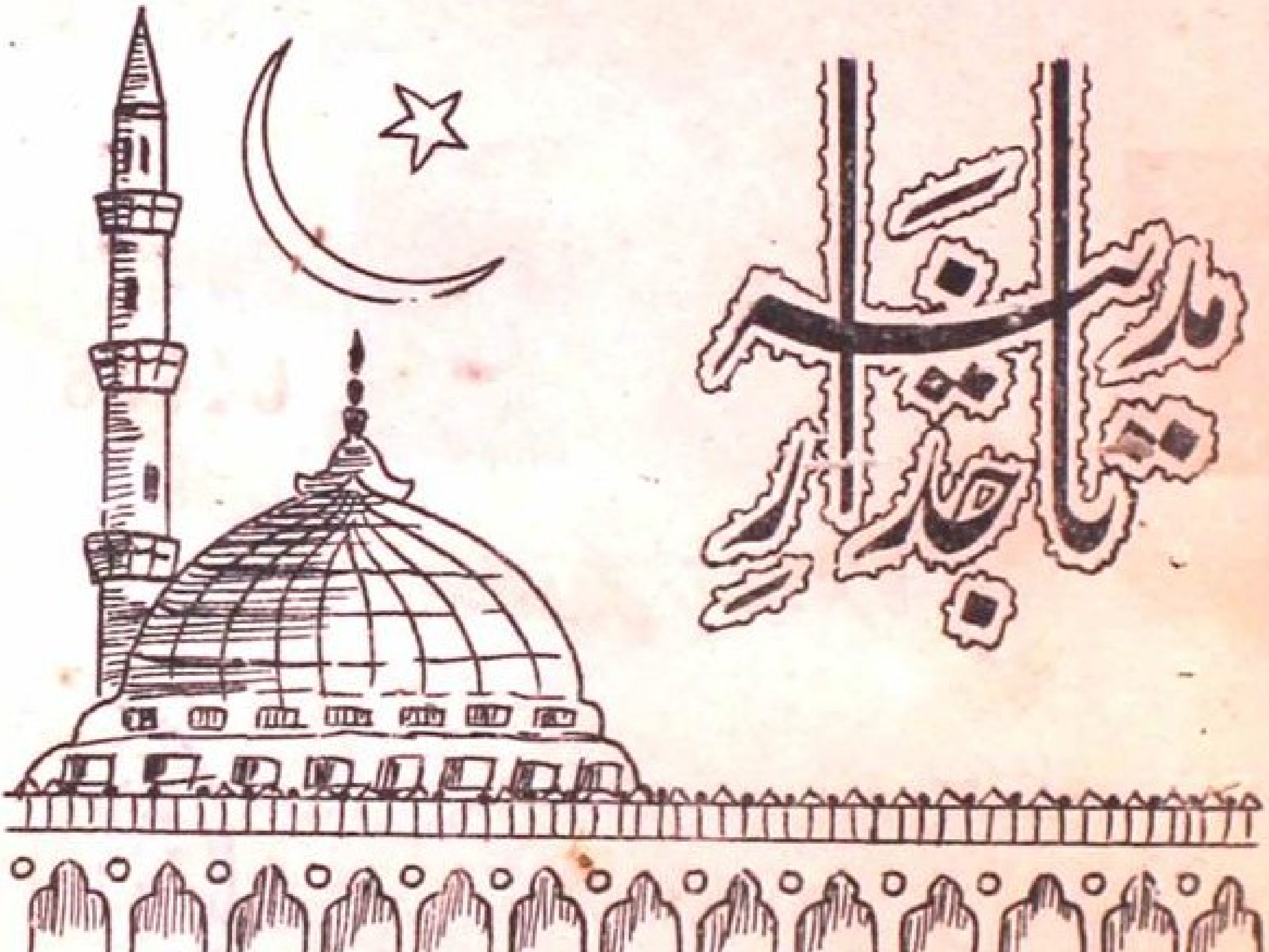

یعنی

اعلیٰ حضرت عزیز الدولہ وزیر الملک

سر محمد اسمٰعیل علی خاں صاحب بہادر تاج

ساتویں فرماں روائے ٹونک کے

نعتیہ کلام کا منتخب مجموعہ

مرتبہ

سید منظور الحسن برکاتی

لکچرر دار العلوم خلیلیہ نظامیہ ٹونک

جملہ حقوق بحقِ مُرتب محفوظ

پہلی بار ———— جون ۱۹۶۷ء

طباعت ———— الجمعیۃ پریس دہلی

قیمت ———— ایک روپیہ پچھتّر پیسے

ملنے کا پتہ :-

شفاء منزل، برکات روڈ، ٹونک راجستھان

ترتیب

تہدیہ .... مُرتّب .... صفحہ ۹

حرفِ آغاز .... سید قاضی الاسلام قاضی شہر .... ؍؍ ۱۱

پیش لفظ .... مُرتّب .... ؍؍ ۱۴

نمبر شمار	عنوان	نوعیتِ نظم	نمبر صفحہ
۱	توہی سازندۂ کون و مکاں ہے	حمد غزل	۴۵
۲	خیرہ ہر ایک دیدۂ اہلِ شعور ہے	؍؍	۴۶
۳	دل کھنچیں اہلِ نظر کے کیوں نہ سوئے مصطفےٰ	نعت غزل	۴۷
۴	سب رسولوں میں ماہتاب ہیں آپؐ	؍؍	۴۹
۵	بالیقیں ناظرِ ہر صنعتِ خلاّق ہیں آپؐ	؍؍	۵۰
۶	نمودِ مکین و مکاں ہیں محمدؐ	؍؍	۵۱
۷	یوں ارفع و اعلیٰ ہیں مقاماتِ محمدؐ	؍؍	۵۲
۸	خدا نے کیا احترامِ محمدؐ	؍؍	۵۴

نمبر شمار	عنوان	نوعیتِ نظم	نمبر صفحہ
۹	مہ و مہر کیا عکسِ رُوئے محمدؐ	نعت غزل	۵۵
۱۰	سراپا فضلِ رحمانی محمدؐ	//	۵۶
۱۱	جدھر دیکھئے جلوہ آرا محمدؐ	غزل	۵۷
۱۲	سراپا حسن و زیبائی محمدؐ	//	۵۸
۱۳	مطلعِ نورِ کبریا صلِّ علیٰ محمدؐ	//	۵۹
۱۴	آئینۂ انوارِ خدا احمدِ مختار	//	۶۰
۱۵	ترے روضہ پہ جو آیا عقیدت کی جبیں لیکر	//	۶۱
۱۶	ذی نعم ذی کرم ہمارے رسولؐ	//	۶۳
۱۷	کیا کہوں میں کہ کیا ہے ذاتِ رسولؐ	//	۶۴
۱۸	نائبِ داور سیّد و سرور افضل و برتر ختمِ رسل	//	۶۵
۱۹	مشعلِ نور و سرور تاج کے پیارے رسولؐ	//	۶۶
۲۰	شہنشاہِ کون و مکاں ہیں رسولؐ	//	۶۷
۲۱	دونوں عالم پہ ہے احسانِ رسولِ اکرمؐ	//	۶۸
۲۲	قبلۂ اہلِ یقیں ابروئے ختم المرسلینؐ	//	۶۹
۲۳	نبی کا تذکرہ ہے اور ہم ہیں	//	۷۰
۲۴	دو جہاں میں احمدِ مصطفےٰ ہی بنائے اوج و کمال ہیں	//	۷۱
۲۵	اے ناشرِ دینِ مبیں اے حامیِ شرعِ متیں	//	۷۲

نمبر شمار	عنوان	نوعیتِ غزل	نمبر صفحہ
۲۶	ہوئے اعدا بھی جس کے خلق کے قائل محمدؐ ہیں	غزل	۷۴
۲۷	ہے وجودِ رحمۃ للعالمینؐ	//	۷۵
۲۸	ذکرِ احمدؐ سے میسر ہے یہ راحت ہم کو	//	۷۶
۲۹	جو رضواں نے دیکھی بہارِ مدینہ	//	۷۷
۳۰	مرحبا سیّدِ ابرار مدینے والے	//	۷۸
۳۱	آپ کی ذات ہے یکتائے زماں میرے نبی	//	۷۹
۳۲	طرازِ صورت و معنی محمدِؐ عربی	//	۸۰
۳۳	ہو سکے کس سے بیاں شانِ رسولِ عربیؐ	//	۸۱
۳۴	راستہ حق کا دکھایا احمدِ مختارؐ نے	//	۸۲
۳۵	مدارج اپنے عقبیٰ میں بڑھالے جس کا جی چاہے	//	۸۳
۳۶	عطا ہے یہ سب جلوۂ مصطفےٰؐ کی	//	۸۴
۳۷	رونق افروزِ جہاں جب شہِ ابرار ہوا۔ حق پدیدار ہوا	مستزاد	۸۶
۳۸	کریم السجایا جمیل الشیم	تضمین	۸۷
۳۹	مرحبا سیّدِ مکّی مدنی العربی	//	۹۰
۴۰	نمی دانم چہ منزل بود شب جائے کہ من بودم	//	۹۳
۴۱	بعد از خدا بزرگ توئی قصہ مختصر	//	۹۵
۴۲	ہمارے رسولؐ	نظم	۹۷

نمبر شمار	عنوان	نوعیت غزل	نمبر صفحہ
۴۳	گِھر گِھر کے اُٹھے ابر سیہ جھوم کے برسے	نظم	۹۹
۴۴	سلام مشتمل بر واقعاتِ زمانہ جاہلیت	"	۱۰۲
۴۵	رازدارِ رمزِ وحدت الصلوٰۃ و السلام	سلام	۱۰۶
۴۶	ز سر تا بپا رحمتی یا محمد ﷺ	تضمین	۱۰۸
۴۷	بادشاہا جرم مارا در گزار	"	۱۱۰
۴۸	بلغ العلیٰ	"	۱۱۲
۴۹	رسولِ مدنی را	نظم	۱۱۴

ایں کتابے برتر از تاج و سریر

ہدیۂ از بے نوائے ہم پذیر

نذرِ عقیدت

نعتِ رسولِ مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کے مہکتے پھولوں کا یہ حسین گلدستہ جو تاجدارِ مدینہ کے نام سے عقیدت و محبت کے رشتہ سے گوندھا گیا ہے۔

اُن ہی کی بارگاہِ قدس میں

بصد ادب و احترام، و خلوص و اکرام پیش کیا جا رہا ہے۔ جو رحمۃ للعالمین اور شفیع المذنبین ہیں۔ اور جن کی شانِ اقدس و ارفع میں خود اللہ جل شانہٗ نے فرمایا ہے:

وَرَفَعْنَا لَكَ ذِكْرَكَ

اللھم انا اٰمنا بہٖ ولم نرہٗ فمتِّعنا فی الدارین برؤیتہٖ وَثبِّت قلوبنا علیٰ محبّتہٖ وَاستعملنا علیٰ سُنّتہٖ وَتوفّنا علیٰ ملّتہٖ وَاحشرنا فی زُمرتہِ الناجیۃِ وَحِزبہِ المُفلحین، وَالحمدُ للہِ ربِّ العٰلمین ط

غلامِ غلامانِ آلِ محمّد

بندۂ ذوالمنن سیّد منظور الحسن برکاتی

۱۲ ربیع الاول ۱۳۸۷ھ

۷۸۶

حرف آغاز

از ۔ مولانا سید قاضی الاسلام صاحب قاضی شہر ۔ ٹونک

"تاجدار مدینہ" اعلیٰ حضرت عزیز الدولہ ہز ہائی نس نواب محمد اسماعیل علی خاں صاحب بہادر تاجؔ، کی پُر کیف نعتیہ غزلوں نظموں اور تضمینوں کا دلکش و گراں قدر مختصر و منتخب مجموعہ ہے۔
جس کو میرے عزیز ترین دوست جناب مولانا سید منظور الحسن برکاتی لکچرار دار العلوم خلیلیہ ٹونک، نے اپنے ایک بلیغ و جامع اور دلچسپ مقدمہ کے ساتھ بڑے سلیقہ سے مرتب کیا ہے۔
حضرت تاجؔ، ٹونک کے ساتویں تاجدار ہیں۔ ٹونک اپنی مذہبی روایات، علمی و ادبی خصوصیات کے لحاظ سے ہمیشہ سے ہندوستان بھر میں شہرت و عزت کا ایک بلند مقام رکھتا ہے۔ یہاں کے اسلامی اور دینی ماحول کا تقاضہ ہے۔ کہ یہاں کا ہر شاعر مدحت رسول صلی اللہ علیہ وسلم کو وسیلہ نجاتِ اخروی سمجھتا ہے۔ اور اپنے جذباتِ محبت کو نہایت ہی حزم احتیاط کے ساتھ حسنِ عقیدت کے پھولوں سے سجا کر انتہائی ادب و احترام اور خلوص و اکرام کے ساتھ اپنے مولا، اپنے آقا اور محبوبِ

رب العالمین کے حضور میں پیش کرنے کی سعادت حاصل کرتا ہے۔

یہ سرزمین ہمیشہ سے نعت نگاری میں ایک درجہ رکھتی ہے۔ امام الشعرا حضرت کیفؔ مرحوم، فردوسئ اسلام حضرت کلامی، اور ادیب الملک حضرت اخترؔ شیرانی جیسے عاشقِ رسول، مداحِ نبی اور بلند پایہ نعت نگار اسی مردم خیز سرزمین کی پیداوار ہیں۔

اعلیٰ حضرت نواب اسماعیل علی خاں تاجؔ بھی اسی شعرا آفریں اور مردم خیز، سرزمین کے ایک بلند اقبال فرد، خاندانِ امیریہ کے ہونہار فرزند اور حکمراں ہیں۔ جن کو امارت و ریاست کے ساتھ قدرت نے شعر و سخن کا ملکہ بھی در اثتاً مرحمت فرمایا ہے۔

آپ کے والد بزرگوار نواب ابراہیم علی خاں خلیلؔ جنت آرام گاہ، ایک بلند پایہ شاعر اور ایک کامیاب نعت نگار تھے۔

حضرت تاجؔ کو نعت گوئی کا یہ ذوق بھی ورثۂ پدری میں ملا ہے۔ آپ کی نعتوں میں عقیدت و محبت کا وہی جوش و جذبہ ہے۔ جو ایک سچے اور پکے مسلمان میں ہونا چاہیئے اور جس سے ایمان میں تازگی اور رُوح میں بالیدگی پیدا ہوتی ہے۔

جہاں تک میری تحقیق و معلومات کا تعلق ہے۔ میں یہ یقین کے ساتھ کہہ سکتا ہوں کہ آپ کے پورے کلام میں ایک بھی ایسا شعر نظر نہیں آئے گا جس میں حدودِ ادب کا اور عظمت و رفعت کا لحاظ نہ رکھا گیا ہو۔

حضرت تاج کا یہ جذبۂ عقیدت ومحبت روائتی جذبہ نہیں ہے۔ بلکہ یہ اُن کے دل کی آواز ہے۔ اور حقیقت وواقعیت کا آئینہ دار ہے۔

آپ جب سے مسند نشین ریاست ہوئے ہیں۔ اپنے پیش رو والیان ریاست کی طرح، اپنے پدر بزرگوار کی قائم کردہ محافلِ میلاد کا انعقاد بڑے تزک واحتشام اور خلوص واحترام سے فرماتے ہیں۔ اور ہر سال ربیع الاول کے مہینہ میں سات یوم تک اپنی دولت کا ایک وافر حصہ ان مقدس مجالس اور بابرکت محافل کے برپا کرنے میں بے دریغ صرف فرماتے ہیں۔ یہ محافلِ میلاد، اور یہ جشنِ مسرت پورے ہندوستان میں اپنی نوعیت کا مثالی جشن ہوتا ہے۔

مولانا منظور الحسن صاحب نے "ٹونک کے جشن میلاد النبی کی ایک جھلک" نامی کتاب میں ان ہفت روزہ مجالس کا مرقع بڑے ہی دلچسپ پیرائے اور والہانہ انداز میں پیش کیا ہے۔

مولانا منظور الحسن صاحب شکریہ کے مستحق ہیں کہ انھوں نے حضرتِ تاج کے نعتیہ کلام کا یہ انتخاب شائع کرکے ارباب ذوق اور محبان رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے مستفید و مستفیض ہونیکا موقع فراہم کیا۔

اللہ تعالیٰ صاحب کلام، اور مرتب کلام دونوں کو اس نیک خدمت کے صلہ میں اپنے اور اپنے حبیبؐ کے دیدار سے مشرف فرمائے۔ اور قیامت میں شفاعت شفیع المذنبین سے سرفرازی بخشے۔ آمین۔

۱۲ ربیع الاول ۸۳ھ خادم:۔ سید قاضی الاسلام قاضی شہر ٹونک

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

پیش لفظ

نحمدہٗ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

اصناف شاعری میں "صنف نعت گوئی" ایک سخت اور دشوار ترین صنف سخن تسلیم کی گئی ہے۔ اس صنف پر طبع آزمائی کرنے والے شعراء نے ہمیشہ اس راہ کی مشکلات کا اعتراف کیا ہے۔ اور اس کے حق سے عہدہ برآ ہونے میں اپنی دماغی و قلمی تمام توانائیوں کے صرف کرنے کے بعد بھی یہی کہا ہے۔ ؎

لَا یُمکِنُ الثَّنَاءُ کَمَا کَانَ حَقَّہٗ
بعد از خدا بزرگ توئی قصہ مختصر

عرفیؔ جیسے بلند خیال، قادر الکلام، شاعر نے جب اس راہ میں قدم رکھا اور اس راہ کی دشواریوں کا مشاہدہ کیا تو بے ساختہ اس کی زبان و قلم سے نکلا ؎

عرفیؔ مشتاب ایں رہ نعت است نہ صحراست
آہستہ کہ رہ بردم تیغ است قدم را

مطلب یہ ہے۔ کہ دنیاوی کسی معزز و اہم شخصیت کی تعریف و توصیف میں شاعرانہ محاسن کے ساتھ اشعار کا موزوں کر لینا۔ اور

مبالغہ آمیز قصائد کہہ دینا تو کوئی مشکل، اور دشوار کام نہیں ہے۔ لیکن نعتِ سرورِ کائنات لکھنا، ممدوحِ خدا، محبوب رب العالمین، خاتم النبیین افضل البشر، اور صاحب لولاک لما صلی اللہ علیہ وسلم کی ارفع و اعلیٰ شان میں لب کشائی کرنے اور زبان و قلم کو حرکت میں لانے کے لئے شاعرانہ مہارت و کمال کے ساتھ، ادب و احترام، خلوص و عقیدت، احساسِ عظمت و رفعت، حدود شناسی، و مرتبہ دانی کی بھی بڑی شدید ضرورت ہے۔ کیونکہ یہ وہ مقدس بارگاہ ہے۔ جہاں جلیل القدر ملائکہ بھی لرزہ بر اندام نظر آتے ہیں۔

حضور سرورِ کائنات، فخرِ موجودات، صلی اللہ علیہ وسلم کی جامع کمال و صفات، برگزیدہ و مقدس ہستی کے اوصاف و محامد کا بیان، آپ کے اخلاق حمیدہ، شمائل و محاسن کا تذکرہ، نبوت کے حقیقی کمالات کی تصویر کشی، پھر خدا کے ساتھ آپ کا قربِ خاص، "دنیٰ، فتدلیٰ، اور فکان قاب قوسین او ادنیٰ" جیسے مراتبِ عالیہ اور مدارجِ رفیعہ کا ذکر، اور اس ذکر میں الوہیت و نبوت کے حدود کا لحاظ، خدا اور اس کے پیارے رسول و حبیبؐ کے مراتب و مدارج میں فرق و امتیاز، ان سب باتوں کے لئے قدرتِ بیان، اور شاعرانہ کمال کے ساتھ فطرتِ صالحہ، صحیح اسلامی تصورات سے واقفیت، اور اعلیٰ درجہ کی دینی و مذہبی معلومات و بصیرت درکار ہے یہاں بغیر احساسِ عظمت و رفعت، اور بلا واقفیت حدود شریعت، محبت و عقیدت کا اظہار کرنا، ایک قسم کی جرأتِ رندانہ و دیوانگی ہے۔ اور بارگاہِ

سیدِ کونین میں ایسی دیوانگی ناقابلِ معافی ہے۔

وہی شاعر اس وادی کو کامیابی اور سلامتی سے طے کر جاتا ہے۔ جو شاعرانہ نزاکتوں پر قدرت رکھتے ہوئے۔

باخدا دیوانہ باش و با محمدؐ ہوشیار

کے اصول کو ملحوظ رکھے اور اپنے جذبات محبت وعقیدت کو بارگاہِ رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم میں پیش کرتے ہیں منزلِ ادب شناسی سے سرِ مو تجاوز نہ کرے۔

بابائے اردو مولانا عبدالحق، مولانا حالی کی نعت نگاری پر تبصرہ کرتے ہوئے لکھتے ہیں:۔

"نعت میں وہی ذکر ہونا چاہیئے جو خدا کے نبی کے لئے شایاں ہے۔ اور جس کے پڑھنے اور سنانے سے لوگوں پر روحانی اور اخلاقی اثر پڑے اور معلوم ہو کہ "کمالِ بشریت" اسے کہتے ہیں۔"

حضرت والی آسی، مقدمۂ "ارمغانِ نعت" میں رقم طراز ہیں:۔ کہ

"محبتِ نبویؐ اور عشقِ محمدی کا پاک ولولہ اور مخلصانہ ذوق و شوق زندگی کی سب سے زیادہ قیمتی متاع ہے۔ اور اس متاع کی حفاظت جانِ زندگی اور اس کے اظہار کے لئے ادب کی شرط، حقیقی شرط، کیونکہ آپ کا ادب ہی ایمان اور اسلام ہے۔ اور اس سے محرومی کفر، اس ادب کی حقیقت

کو سمجھنے کے لئے قرآنِ پاک پر نظر ڈالنا ضروری ہے۔ قرآنِ حکیم میں تمام انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام کا ذکر جہاں کہیں کیا ہے۔ وہاں اُن سب کو ناموں سے پُکارا گیا ہے۔ اور ان کے واقعات کا ذکر بھی اُن کے ناموں کے ساتھ کیا ہے۔ لیکن ذاتِ مقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے ذکر میں کہیں صرف "عبد" اور کہیں صرف "عبداللہ" اور اسی طرح جب ربِ کائنات نے آپ کو پکارا۔ تو یا آدم، یا ذکریا، یا یحییٰ، یا موسیٰ، یا عیسیٰ، یا الیاس کی طرح یا محمدؐ نہیں پکارا۔ بلکہ کبھی صدائے عزت یا ایہا الرسل، اور کبھی طریقِ محبت یا ایہا المزمل، یا ایہا المدثر، سے پکارا ہے۔ اور اپنے بندوں کو "تعزروہ و توقروہ" (اس کی عزت کرو اور اس کی توقیر بجا لاؤ) کا حکم دے کر آپ کی عظمتوں کی انتہا تبلا دی۔ اور یہ معلوم ہوتے ہی عرفی شیرازی کی زبان میں کہنا پڑا۔ ؎

ہزار بار لشبویم دہن بمشک و گلاب
ہنوز نام تو گفتن کمال بے ادبی است"

(صفحہ ۱۸ اور ۱۹)

اس معیار اور کسوٹی پر اگر شعرائے نعت گو کے کلام کو کسا اور پرکھا جائے تو معدودے چند چوٹی کے نعت نگار آپ کو ایسے ملیں گے۔ جو اس معیار پر پورے اتریں۔

یہاں ہم ایک ایسے نعت گو، مداحِ رسول، عاشقِ نبی اور غلام

غلامانِ آلِ محمد" کی نسبت پر فخر کرنے والے شاعر، اور اس کے نعتیہ کلام سے آپ کو متعارف کرانے کا فخر حاصل کر رہے ہیں۔ جس کی نعتیں اپنے تمام محاسن و لوازم کے ساتھ مثالی نعتیں ہیں۔ اور جو خود اپنی جگہ ایک ریاست کا تاجدار، اور حکمراں رہا ہے۔ لیکن۔

بندۂ عشق شدی ترک نسب کن جامی

کہ دریں راہ فلاں ابن فلاں چیزے نیست

کے بمصداق ۔ وہ تاجداروں کے تاجدار، اور شاہنشاہوں کے شاہنشاہ محمد عربی صلی اللہ علیہ وسلم کا ایک ادنیٰ درباری اور خادم بننے میں دین و دنیا کی سعادت و فلاح سمجھتا ہے ۔ اور اس اعلیٰ خدمت پر اس قدر نازاں، اتنا مسرور، اور اس درجہ بے نیاز ہے۔ کہ سلطنتِ قیصر و جم بھی اس کے نزدیک بے حقیقت چیز بن گئی ہے ۔ چنانچہ وہ خود کہتا ہے۔

ے

اپنی ٹھوکر میں ہے اب سلطنتِ قیصر و جم

مل گئی خدمتِ دربارِ رسالت ہم کو

اور حضورِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشادِ گرامی ۔

لَا یُؤْمِنُ اَحَدُکُمْ حَتّٰی اَکُوْنَ اَحَبَّ اِلَیْہِ مِنْ وَّالِدِہٖ وَوَلَدِہٖ وَالنَّاسِ اَجْمَعِیْنَ (رواہ بخاری و مسلم)

(ترجمہ) تم میں سے کوئی شخص مومن نہیں ہو سکتا جب تک کہ اس کو اپنے ماں باپ سے زیادہ اور سب لوگوں سے زیادہ میری محبت نہ ہو۔)

کے تقاضہ اور مطالبہ کی تکمیل و تعمیل میں سرکار دو عالم، سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات والا صفات کو جان و مال، عزت و آبرو، وقار و تمکنت، اعزا و اقارب، حتیٰ کہ ماں باپ تک سے زیادہ محبوب رکھتا ہے۔ اور عشق نبی و محبت رسول کو اپنے ہی لئے نہیں۔ ہر قلب حزیں کے لئے باعث تسکین و راحت اور موجب طمانیت سمجھتا ہے۔ ؎

آپ کا عشق تسلی وہ ہر قلب حزیں
نور بخشِ نظر دیدۂ مشتاق ہیں آپ

وہ انجمنِ عشق کے شایاں ہی نہیں ہے
جو دل سے نہ ہو شیفتۂ ذاتِ محمدؐ

میلاد النبی صلی اللہ علیہ وسلم کا ماہِ مبارک جب طلوع ہوتا ہے۔ تو اُس کے ایوانِ ریاست میں جشن و مسرت کا پیغام لے کر طلوع ہوتا ہے اُس کے محل، اور بیلبیس کے گوشہ گوشہ پر چراغاں کیا جاتا ہے۔ اس کے دل و دماغ پر سرور و کیف کا جو عالم طاری ہوتا ہے۔ اس کا حال، اُس کے باغ کا پتّا پتّا، اور بوٹا بوٹا جانتا ہے۔

وہ اس بہار و بہجت، اور فضل و برکت کے مہینہ میں خصوصیت کے ساتھ، ذکرِ رسول، اور مدحتِ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی متبرک محافل، و مقدس مجالس کا بڑی عقیدت و محبت، اور خلوص و احترام سے اہتمام و انصرام

کرتا ہے۔ اور سات روز تک اپنا زر و جواہر نثار، مال و دولت قربان کرتا ہے۔ اور اس جذبہ کی سرشاری و مستی میں بے اختیارانہ پکار اٹھتا ہے ؎

میری دولت میری جاں محفلِ میلاد پر قربان
یہ وہ محفل ہے جس کی رونقِ محفل محمدؐ ہیں

میری مراد ہے۔ ٹونک کے ساتویں، اور آخری فرماں روا، اعلیٰ حضرت نواب اسماعیل علی خاں بہادر تاجؔ بالقابہ کی ذات گرامی سے۔

حضرتِ تاجؔ۔ رئیس ابن رئیس ہونے کے ساتھ، شاعر ابن شاعر بھی ہیں اور ناعت ابن ناعت بھی۔ ریاست و امارت کے ساتھ شاعری اور بالخصوص مدحتِ رسول اکرم اور ثنائے نبیؐ معظم صلی اللہ علیہ وسلم کا ذوق و جذبہ بھی آپ کو ترکۂ پدری میں ملا ہے۔

آپ کے پدر بزرگوار، خلد آشیاں امین الدولہ نواب ابراہیم علی خاں بہادر خلیلؔ۔ ایک باحشمت رئیس و حکمراں ہونے کے ساتھ ایک اعلیٰ پایہ کے نعت گو شاعر، اور مداحِ رسولؐ بھی تھے۔ حمد و نعت کا ایک وافر ذخیرہ آپ سے یادگار ہے۔ جو اپنے زورِ بیان، شوکت الفاظ، اور عظمت تراکیب کے اعتبار سے ادب العالیہ کی حیثیت رکھتا ہے۔ اُس کے ہر ہر لفظ سے عشق نبی، اور شیفتگی رسول کا جذبہ نمایاں ہے۔

حضرت خلیلؔ کا جذبۂ حبِ رسول، ان کی اولاد، اور ان کے صاحبزادگان میں بھی پایا جاتا ہے۔ اور اُن میں جنابِ تاجؔ سب سے زیادہ ممتاز و نمایاں نظر آتے ہیں۔

آپ چونکہ خود بھی ایک مایۂ ناز اور قادر الکلام شاعر ہیں۔ اس لئے آپ نے اپنے عشق نبیؐ اور محبتِ رسولؐ کے پُرخلوص و پُرسوز جذبہ کو نظم و شعر کے قالب میں کچھ ایسے موثر انداز میں ڈھالا اور سمویا ہے۔ کہ "از دل خیزد، بر دل ریزد" کے بمصداق، سننے والا، اور پڑھنے والا بھی بغیر متاثر ہوئے نہیں رہ سکتا۔

آپ کے نعتیہ کلام میں عقیدت و احترام، کا جو جوش وافر پایا جاتا ہے۔ وہ آپ کے اندر کی آواز ہے عشق نبی اور محبتِ رسول کا جذبہ، حقیقی جذبہ ہے۔ حضور سرورِ کائنات علیہ الصلوٰۃ والتسلیمات کی ذات ستودہ صفات سے آپ کو جس قدر خلوص، جس قدر حسن عقیدت، جس حد تک عشق و محبت ہے۔ اس کا اندازہ اور مشاہدہ خاص طور پر آپ کی منعقد کردہ محافل میلاد اور مجالس ذکر رسول میں ہوتا ہے۔

اِن گنہگار آنکھوں نے بار ہا یہ دل افروز و بصارت افزا منظر دیکھا ہے۔ کہ ذکر رسول کے وقت حضرت تاج کی آنکھیں فرطِ عقیدت و محبت میں اشکبار رہتی ہیں۔ اور جب تک ذکر و بیان کی یہ مقدس مجالس جاری رہتی ہیں۔ حضرت تاج آنسوؤں کے دُرِ شہوار در و دوں کے تحفوں کے ساتھ بارگاہِ رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم میں پیش کرتے رہتے ہیں۔ ان کا دامن اور رومال آنسوؤں سے تر ہو جاتا ہے۔ وہ انتہائی ادب و احترام سے دو زانو نشست فرما ہوتے ہیں۔ اور سراپا عجز، سراپا انکسار، سراپا نیاز، سراپا ذوق، سراپا شوق، ہمہ تن گوش، ہمہ تن سوز،

پیکر تہذیب، مرقع تادیب، اور مجسمہ اخلاص و عقیدت کی صورت میں سیرت مقدسہ کا بیان سماعت فرماتے ہیں۔

ذکر رسول اُن کے لئے راحت و آرام کا سبب ہوتا ہے۔ اور وہ یہ سمجھتے ہیں کہ انہیں دولتِ کونین حاصل ہوگئی ہے۔ چنانچہ خود فرماتے ہیں۔ ؎

ذکر احمد سے میسر ہے یہ راحت ہم کو
جیسے ہاتھ آگئی کونین کی دولت ہم کو

قاضی عیاض "شفا" میں فرماتے ہیں۔ کہ جب آپ کا ذکر شریف کسی موقع پر ہو تو اہل ایمان پر اس ذکر پاک کی تعظیم و تکریم اُسی طرح واجب ہے۔ جیسے خود آپ کی تعظیم و تکریم حالتِ حیات مبارکہ میں کی جاتی تھی۔"

انھوں نے ایک بزرگ کا یہ قول نقل فرمایا ہے۔ کہ جب کوئی مسلمان آپ کا ذکر کرے یا سُنے تو اس پر واجب ہے کہ نہایت عجز و ادب کو پیش نظر رکھے۔ اور ہمہ تن سکون و سکوت کے ساتھ اُس کی طرف متوجہ رہے۔ اور ذکر شریف کی ہیبت مانے۔ اور ایسی تعظیم کرے۔ گویا خود حضرت سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی حضوری میں حاضر ہے۔

حضرت تاج بھی ذکر حبیب (صلی اللہ علیہ وسلم) کو وصل حبیبؐ سے کم نہیں سمجھتے۔ کیف و سرشاری اور حضوری کا کچھ عجیب عالم اُن پر طاری ہو جاتا ہے۔ آپ کی اس کیفیتِ خاص کا دوسرے اہل مجلس پر بھی اثر پڑتا ہے۔ اور پوری مجلس وجد و حال، اور کیف و سرور کی مجلس بن جاتی

ہے۔ اور ہر شریک محفل کے ہونٹوں پر صلِ علیٰ محمد کا ترانہ جاری رہتا ہے۔

یہ ایک مسلمہ حقیقت ہے، اور ہمارا عقیدہ و ایمان ہے۔ کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت کا ثمرہ دنیا میں بھی ملتا ہے۔ اور آخرت میں بھی۔ آخرت میں جو ثمرہ ملے گا وہ اتنا ارفع و اعلیٰ ہے کہ اس سے بڑھ کر کونین میں اور کوئی ثمرہ ہو ہی نہیں سکتا۔

حضرت خواجہ شمس الدین احمد "گلبانگ حرم" میں رقمطراز ہیں:۔ کہ

"سچ یہ ہے۔ کہ جس نے ممدوحِ خدا کی دل سے مدح کی۔ وہ کبھی محروم نہیں رہا۔ بلکہ دنیا و دین میں ایسا کچھ اس کو ملا۔ کہ مالا مال ہو گیا"

حضرت حسان بن ثابت رضی اللہ عنہ کو حضور انور اپنے روبرو منبر پر کھڑا کرتے، اور اُن کے لئے دعا فرماتے کہ "اَللّٰھُمَّ اَیِّدْہُ بِرُوْحِ القدس" وہ تو خیر صحابی جلیل القدر تھے۔ کعب ابن زبیر، جو اپنی شاعرانہ گستاخیوں اور بے ادبیوں کے جرم میں واجب القتل قرار دیئے جا چکے تھے۔ جب دربار نبوی میں دفعتہ" معذرت خواہ ہو کر حاضر ہوتے ہیں۔ اور اپنا مشہور قصیدہ" بانت سعاد " شروع کر دیتے ہیں۔ اور جب یہ شعر پڑھتے ہیں۔

اِنَّ الرَّسُوْلَ لَنُوْرٌ یُسْتَضَاءُ بِہٖ
مُھَنَّدٌ من سیوف اللہ مَسْلُوْلٗ

ترجمہ:۔ بے شک اللہ کے نبی ایک ایسا نور ہیں۔ کہ جن کی ذات سے

کائنات روشنی حاصل کرتی ہے۔ اور وہ خدا کی ایک برہنہ تلوار ہیں جس نے بے دینی کو بیخ و بُن سے اکھاڑ کر پھینک دیا ہے۔"

تو حضور انور صلعم خوش ہو کر اپنی چادر مبارک اتار کر اُن کو مرحمت فرما دیتے ہیں۔

صاحب قصیدہ بردہ نے جب فالج میں مبتلا ہو کر مدحیہ قصیدہ تحریر کیا۔ تو حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم خواب میں اُن کے پاس تشریف لائے اور اپنا دستِ مبارک اُن کے بدن پر پھیرا، اور اُسی وقت وہ اچھے ہو گئے۔

حضرت تاجؔ کو اس دنیا میں جو اعزاز و وقار حاصل ہے وہ بھی اسی محبت کا ثمرہ ہے جیسا کہ وہ خود فرماتے ہیں۔ ؎

تاجؔ پر جب آپ کے الطاف کا سایہ پڑا
زورِ دوراں کا نہ کچھ بھی اُس کے آگے چل سکا
آپ کے صدقے میں تاج و تخت کا مالک بنا
یہ سعادت بھی میسر ہو شہِ ہر دو سرا
حاضرِ دربار ہو یہ تاجؔ باشوقِ تمام
اور پڑھے با چشمِ پُرنم الصلوٰۃ والسلام

اور آخرت کے لئے بھی اُن کو امید وار رہنا چاہیئے کہ انشاء اللہ معیت رحمۃ اللعالمین اور رفاقت شفیع المذنبین، جیسا گرانقدر اور اعلیٰ ثمرہ انہیں حاصل ہو گا۔

جس کی بشارت ہمیں حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہٗ کی روایت کردہ اس حدیث میں ملتی ہے۔ جس کو امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے بھی روایت کیا ہے۔

حضرت انس ابن مالکؓ سے روایت ہے کہ ایک شخص نے سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم سے سوال کیا کہ قیامت کب آئے گی؟ آپ نے فرمایا۔ کہ قیامت کے لئے بھلا تو نے کیا سامان تیار کیا ہے۔ اس نے عرض کیا یارسول اللہؐ میرے پاس تو کچھ بھی نہیں ہے۔ نہ بہت سی نمازوں کا توشہ ہے، نہ روزوں کا، نہ صدقہ کا، ہاں ایک بات ضرور ہے۔ کہ اللہ، اور اس کے رسولؐ کی محبت میرے دل میں ہے۔ یہ سن کر آپ نے فرمایا۔

"اَنْتَ مَعَ مَنْ اَحْبَبْتَ" پھر قیامت میں تو اُن ہی کے ساتھ ہوگا، جن سے تجھے محبت ہے۔

صاحب ترجمان السنہ' اس حدیث کے ذیل میں لکھتے ہیں:۔

کہ آخری جملہ "اَنْتَ مَعَ مَنْ اَحْبَبْتَ" آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کئی مواقع پر ارشاد فرمایا ہے۔ اڑاں جملہ ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی حدیث میں ہے۔ کہ جب کہ صحابہ نے ایسے شخص کے متعلق دریافت کیا تھا جو کسی جماعت سے محبت تو رکھتا ہے۔ مگر اُن کے سے عمل نہیں کر سکا۔ آپ نے انھیں یہی جواب دیا تھا۔ کہ اَلْمَرْءُ مَعَ مَنْ اَحَبَّ قیامت میں آدمی اسی کے ساتھ ہوگا جس سے دنیا میں محبت رکھتا تھا۔ یہاں بھی اسی جملہ کا اعادہ فرمایا ہے۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ اُخروی آئین میں محبت

کا صلہ معیت ہے۔ اور درحقیقت ایک عاشق کی منتہائے تمنا اس کے سوا اور ہے بھی کیا۔ اسی لئے بعض روایات میں حدیث مذکور کے آخر میں ہے "قال انس فما رایت المسلمین فرحوا بشی بعد الاسلام فرحھم بھا۔ انسؓ فرماتے ہیں۔ کہ میں نے اسلام کے بعد صحابہ کو اتنا خوش ہوتے ہوئے کسی بات پر نہیں دیکھا جتنا کہ اس خوشخبری پر۔

یہ خوشخبری، ہر محب رسول، عاشق نبی، اور مداح محبوب رب العالمین کے لئے آج بھی بہت بڑی خوشخبری ہے قیامت کے دن معیت رسول، اور رفاقت شفیع المذنبین سے بڑھ کر اور کونسی نعمت ہو سکتی ہے۔ اس انعام خداوندی پر جس قدر بھی ایک مداح رسولؐ اور ثناخوان مصطفےٰ وجد، فخر کرے بجا و درست ہے۔ بلکہ

ع برین مژده گر جاں فشاند رواست

ان ہی حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ایک اور حدیث میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے صاف ہی فرمایا ہے "من احبنی کان معی فی الجنۃ" جو کوئی مجھ سے محبت رکھتا ہے۔ وہ میرے ساتھ جنت میں ہو گا۔

حضرت تاج کی ذات، رسالت مآبؐ سے محبت وعقیدت اور ذکر رسول و ثنائے نبی سے شیفتگی، ان کی نعتیہ شاعری کا سرمایہ، یقیناً ان کے لئے بخشش کا سبب ہو گا۔ اور جنت الفردوس میں شافع روز جزا، کی معیت کا وسیلہ۔

قیامت کے دن سوز و گداز کی سرشاریوں سے علو دل کے ساتھ، بارگاہِ رسالت مآبؐ میں جب آپ اپنی بشری کمزوریوں، خطاؤں، اور لغزشوں پر ندامت کے آنسو بہاتے ہوئے عرض کریں گے۔ ؎

یہ حاضر ہوا ہے بصد انکساری
ذرا کیجیے اس کی کچھ پردہ داری
نہ ہو حشر میں اس کی کچھ بے وقاری
ہے تاجؔ آپ کا اُمتی یا محمدؐ
ز سرتا بپا رحمتی یا محمدؐ
نظر جانبِ ہر گنہگار داری

اور اپنا نعتیہ کلام بطور زادِ آخرت پیش کریں گے۔ تو انشاء اللہ تعالیٰ رحمت للعالمین صلی اللہ علیہ وسلم کی رافت و محبت، اور آپ کی شفقت و عنایت اپنا آغوشِ رحم و کرم وا کیے ہوئے اپنے ایک سراپا قصور، لیکن عاشق بندے، کو خوش آمدید کہے گی۔ اور جب کہ وہ محبوب رب العالمین کے ظلِ شفاعت میں کھڑے ہو کر بارگاہِ ربِ جلیل میں بزبانِ خلیل یوں عرض رسا ہوں گے ؎

کوئی ہے زہد پہ نازاں کوئی عبادت پر
یہاں تو اے مرے آمرزگار کچھ بھی نہیں
ترے کرم کا الٰہی، مرے گناہوں کا
حساب کچھ بھی نہیں ہے شمار کچھ بھی نہیں

خدا کا رحم ہے بخشش کے واسطے درکار
سوائے فضلِ خداوندگار کچھ بھی نہیں

تو سایۂ دامانِ رسولِ عربی، میں آئے ہوئے تاج پر مالک یوم الدین جس کی رحمت ہر شے سے زیادہ وسیع ہے۔ اپنے عفو و کرم کی جو بارش فرمائیگا وہ باعثِ صد رشک ہوگی۔

● حضرت تاج کی نعت گوئی، کے اس پس منظر، ذکر رسول سے آپ کی شیفتگی، ذاتِ سرورِ کائنات صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ کی سچی اور پُرخلوص عقیدت ومحبت ' اور اس کے ثمرات کے تذکرہ کے بعد آئیے اب ہم حضرت تاج کے ریاض نعت میں کھلائے ہوئے ان نورس پھولوں کی خوشبو سے بھی اپنے دماغ کو معطر کریں۔ اور احادیث نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کی روشنی میں آپ کے نعتیہ کلام کا قدرے تفصیلی جائزہ لیں۔

● صحیح مسلم میں حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے۔ کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "قسم اُس ذات کی جس کے قبضۂ قدرت میں میری جان ہے۔ اگر تم لوگ گناہ نہ کرو۔ تو اللہ تعالیٰ تمہیں اُٹھالے۔ اور تمہاری جگہ ایسے لوگ پیدا کردے جو گناہ کریں۔ اور خدا سے بخشش ومغفرت چاہیں۔ اور پھر اللہ تعالیٰ انھیں بخشیں۔

اس ارشاد گرامی کا مقصد مغفرت اور رحمت باری تعالیٰ کی وسعت کو بیان کرنا اور یہ بتانا ہے۔ کہ اللہ تعالیٰ اپنے اسم پاک "غفور" کی

شان کو ظاہر کرنے کے لئے اتنا بخشش کرنے والا ہے۔ اس لئے لوگوں کو چاہیئے کہ وہ اپنے گناہوں سے توبہ کرنے میں کوتاہی نہ کریں۔

اس حدیث کو پیش نظر رکھیے۔ اور حضرت تاج کا یہ شعر پڑھیئے۔

ہیں بے شمار اہلِ معاصی چھپے ہوئے
کتنا وسیع دامنِ رَبِ غفور ہے

حضرت انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ کہ اے ابن آدم! جب تک تو مجھ سے گناہوں کی بخشش مانگتا رہے گا۔ اور مجھ سے امید رکھے گا۔ میں تجھ کو بخشوں گا، تو نے جو بھی بُرا کام کیا ہوگا۔ مجھے اس کی پرواہ نہیں ہوگی۔ یعنی تو چاہے کتنا ہی بڑا گنہگار رہو۔ تجھے بخشنا میرے نزدیک کوئی بڑی بات نہیں ہے۔ اے ابنِ آدم! اگر تیرے گناہ آسمان کی بلندیوں تک بھی پہنچ جائیں۔ اور تو مجھ سے بخشش چاہے۔ تو میں تجھ کو بخش دوں گا۔ اور مجھے اس کی پرواہ بھی نہیں ہوگی۔ اے ابن آدم! اگر تو مجھ سے اس حال میں ملے کہ تیرے ساتھ گناہوں سے بھری ہوئی زمین ہو تو میں تیرے پاس بخشش و مغفرت سے بھری ہوئی زمین لے کر آؤں گا۔ بشرطیکہ تو نے میرے ساتھ کسی کو شریک نہ کیا ہو۔ یعنی شرک میں مبتلا نہ ہوا ہو۔

اور حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کرتے ہوئے کہتے ہیں۔ کہ آپ نے فرمایا۔ اللہ تعالیٰ فرماتا

ہے۔ کہ جس شخص نے یہ جانا کہ میں گناہوں کو بخشنے پر قادر ہوں تو میں اُسے بخشدوں گا۔ اور مجھے اس کی کوئی پرواہ نہ ہوگی۔ بشرطیکہ وہ میرے ساتھ کسی کو شریک نہ کرے۔

یہ حدیث اس بات پر دلالت کرتی ہے کہ بندہ کا اس بات کو جاننا کہ اللہ تعالیٰ گناہوں کی مغفرت پر قادر ہے۔ اس کی مغفرت و بخشش کا سبب ہے۔ کیونکہ جو شخص یہ جانتا ہے۔ کہ اللہ تعالیٰ گناہوں کی بخشش پر قدرت رکھتا ہے۔ وہ اس سے امید رکھتا ہے۔ اور جو شخص کریم سے امید رکھتا ہے۔ کریم اسے محروم نہیں رکھتا۔ ایک اور حدیث قدسی ہے۔ کہ۔ " اَنَا عِنْدَ ظَنِّ عَبْدِیْ بِیْ " (میں اپنے بندہ کے گمان کے قریب ہوں۔ جو وہ میرے بارے میں رکھتا ہے)

مذکورہ بالا احادیث کو پڑھیئے۔ اور پھر حضرت تاجؒ کی مناجات کے یہ بند پڑھیئے۔

اے خدا تو ہی مرا معبود ہے — اے خدا تو ہی مرا مسجود ہے
اے خدا تو ہی مرا مقصود ہے — میں ہوں حامد تو مرا محمود ہے
پادشاہا جرم ما را در گزار
ما گنہگاریم تو آمرزگار
دافعِ امراض روحانی ہے تو — دافعِ حزن و پریشانی ہے تو
دافعِ رنج و گراں جانی ہے تو — واقفِ اسرارِ پنہانی ہے تو
پادشاہا جرم ما را در گزار

ما گنہگاریم تو آمرزگار

باوجود اس کے کہ ہے تو بے نیاز
اپنے بندوں کا ہے تو ہی چارہ ساز

جانتا ہے تو مرے سربستہ راز
ہے تو ہی میرا کفیل و کارساز

بادشاہا جرم ما را در گزار

ما گنہگاریم تو آمرزگار

اے میرے مالک بروز دارو گیر
بخش مجھ کو دولتِ خیر کثیر

ہے تو ہی میرا معین و دستگیر
ہے تو ہی میرا مددگار و نصیر

بادشاہا جرم ما را در گزار

ما گنہگاریم تو آمرزگار

● حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ راوی ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بنی اسرائیل میں دو۲ شخص تھے جو آپس میں دوست تھے۔ اُن میں سے ایک تو عبادت میں بہت ریاضت کرتا تھا۔ اور دوسرا گناہ کرتا تھا۔ اور کہتا تھا کہ میں گنہگار ہوں۔ یعنی وہ اپنے گناہوں کا اقرار کرتا تھا۔ چنانچہ عبادت کرنے والے نے اس سے کہنا شروع کیا۔ کہ جس چیز میں تم مبتلا ہو (یعنی گناہ میں) اس سے باز آجاؤ۔ گنہگار اس کے جواب میں کہتا کہ تم مجھے میرے پروردگار پر چھوڑ دو۔ کیونکہ وہ غفور الرحیم ہے۔ وہ مجھے معاف کردے گا۔ یہاں تک کہ ایک دن اُس عابد نے اس شخص کو ایک ایسے گناہ میں مبتلا دیکھا جسے وہ بہت بڑا گناہ سمجھتا تھا۔ اس نے اس سے کہا تم اس گناہ سے باز آجاؤ۔ گنہگار نے جواب دیا کہ تم مجھے میرے

پروردگار پر چھوڑ دو، اور کیا تم میرے داروغہ بنا کر بھیجے گئے ہو۔ عابد نے یہ سنکر کہا۔ خدا کی قسم! اللہ تعالیٰ تمہیں کبھی نہیں بخشے گا۔ اور نہ تمہیں جنت میں داخل کرے گا۔ اس کے بعد حق تعالیٰ نے ان دونوں کے پاس فرشتے بھیج کر اُن کی رُوحیں قبض کرائیں۔ اور پھر جب وہ دونوں یعنی ان کی روحیں حق تعالیٰ کے حضور میں حاضر ہوئیں۔ تو حق تعالیٰ نے گنہگار سے تو فرمایا کہ تو میری رحمت کے سبب جنت میں داخل ہو جا۔ اور دوسرے سے فرمایا کہ کیا تو اس بات کی طاقت رکھتا ہے۔ کہ میرے بندے کو میری رحمت سے محروم کردے۔ اس نے کہا نہیں پروردگار۔ پھر اللہ تعالیٰ ان فرشتوں سے جو دوزخ پر مامور ہیں۔ فرمایا کہ اس کو دوزخ کی طرف لے جاؤ۔

● حضرت اسماء بنت یزید رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ میں نے سنا رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم یہ آیت پڑھا کرتے تھے۔

"یَا عِبَادِیَ الَّذِیْنَ اَسْرَفُوْا عَلٰٓی اَنْفُسِهِمْ لَا تَقْنَطُوْا مِنْ رَّحْمَةِ اللّٰهِ اِنَّ اللّٰهَ یَغْفِرُ الذُّنُوْبَ جَمِیْعًا ط

اے میرے بندو! جنھوں نے گناہ کرنے کے سبب اپنے نفس پر زیادتی کی ہے۔ رحمتِ خداوندی سے مایوس مت ہو۔ کیونکہ اللہ تعالےٰ سب گناہ بخشتا ہے۔ نیز آپ فرماتے ہیں۔ کہ اللہ تعالیٰ کو اس کی پرواہ نہیں، کہ بندے کتنے ہی گناہ کرتے ہیں۔ اور وہ سب کو بخش دیتا ہے۔ اس مضمون کو حضرتِ علی کرم اللہ وجہہ نے ذیل کے شعر میں ادا کیا ہے۔

ایا صاحب الذنب لا تقنطن
فان اللہ رؤف رؤف

اے گنہگار شخص نا امید و مایوس مت ہو۔ کیونکہ اللہ تعالےٰ مہربان ہے۔ بڑا ہی مہربان ہے۔

ایک فارسی شاعر نے اس بات کو یوں کہا ہے۔

نومید ہم مباش کہ رندانہ بادہ نوش
ناگہ بیک خروش بمنزل رسیدہ اند

حضرت تاجؒ نے مذکورۂ بالا آیۂ رحمت، اور احادیث قدسی پر ایمان ویقین، اور اعتماد واعتقاد رکھتے ہوئے ذیل کے بند میں بڑے ہی الحاح کے ساتھ بارگاہِ رب غفور، غافر الذنوب، ستار العیوب، اور ارحم الراحمین میں عفو ودرگذر، اور بخشش وکرم کی درخواست کی ہے۔ اور اپنی عمر کے غفلت میں بسر ہونے پر اظہارِ ندامت وشرمندگی کیا ہے ؎

ہو گئی سب عمر غفلت میں بسر
میں رہا غرقِ معاصی عمر بھر
تو نہ کر میرے گناہوں پر نظر
بخش میری سب دعاؤں میں اثر

پادشاہا جرم ما را در گذار
ما گنہگاریم تو آمرزگار

• قیامت کے ہولناک دن، محشر میں پیش آنے والے جن واقعات کی اطلاع احادیثِ نبوی صلی اللہ علیہ وسلم میں وضاحت وصراحت کے

ساتھ دی گئی ہے۔ اور جن پر ایک مومن کو ایمان لانا، اور یقین کرنا ضروری ہے۔ اُن میں سے ایک سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی شفاعت بھی ہے۔

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی شفاعت کئی قسم کی ہوگی اور بار بار ہوگی سب سے پہلے جبکہ سارے اہلِ محشر خداوند ذوالجلال، کے جلال سے سراسیمہ اور خوفزدہ ہوں گے۔ اور کسی کو لب تک ہلانے کی جرأت وہمت نہ ہوگی۔ اور حضرت آدم علیہ السلام سے لے کر حضرت عیسیٰ علیہ السلام تک تمام جلیل القدر اور اولوالعزم پیغمبر بھی "نفسی نفسی" کے عالم میں ہوں گے۔ اور کسی کے لئے شفاعت کی جرأت نہ کر سکیں گے۔ تو اس وقت عام اہلِ محشر کی درخواست پر اور ان کی پریشانی وتکلیف سے متاثر ہو کر شفیع المذنبین محبوب رب العالمین صلی اللہ علیہ وسلم ہمت کر کے اللہ تعالیٰ کے لطف وکرم پر اعتماد کر کے آگے بڑھیں گے۔ اور پوری نیازمندی اور حسن ادب کے ساتھ بارگاہِ رب العزت میں اہلِ محشر کے لئے شفاعت فرمائیں گے۔

سیرت النبی کی تیسری جلد میں ہے۔ کہ:۔

"اُس دن جب دنیا کی گنہگاریاں اپنی عریاں صورت میں نظر آئیں گی۔ اور آدمؑ کی اولاد ترساں ولرزاں کسی شفیع کی تلاش میں ہوگی۔ کبھی آدم علیہ السلام کا سہارا ڈھونڈے گی۔ کبھی نوحؑ وابراہیمؑ کو یاد کرے گی۔ کبھی موسیٰؑ وعیسیٰؑ کی طرف بیتابانہ لپکے گی۔ مگر ہر جگہ

نفسی نفسی کی آواز بلند ہوگی۔ بالآخر شفیع المذنبین، سید الاولین والآخرین آگے بڑھیں گے۔ اور تسکین کا پیام سنائیں گے۔"

اس تشریح اور ان واقعات کو نظر میں رکھتے ہوئے حضرت تاج کے ذیل کے اشعار پڑھیئے۔

• بڑھ کے اے تاج قدم آپ کے لے محشر میں
دیکھ پھیلائے ہوئے دامنِ اشفاق ہیں آپ
محترم ساری اُمتوں کے نبیؐ
اور شفیع الامم ہمارے رسول
دم بخود ہیں جہاں سارے نبی محشر میں
آپ کھولیں گے شفاعت کی زباں میرے نبی

مستزاد کے دو شعر

حشر میں رحمت عالم کی شفاعت کے سوا، سب کو تھا خوفِ جزا
عاصیوں کا نہ کوئی مونس و غمخوار ہوا، نہ مددگار رہا
مژدہ اے اُمت عاصی کہ بفضلِ ربی، مغفرت تیری ہوئی
• شافعِ روزِ جزا تیرا طرفدار ہوا، اور مددگار رہا

• حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاصؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے قرآن پاک میں حضرت ابراہیم علیہ السلام کے متعلق یہ آیت تلاوت فرمائی۔

رَبِّ اِنَّهُنَّ اَضْلَلْنَ كَثِيْرًا مِّنَ النَّاسِ فَمَنْ

تَبِعَنِیْ فَاِنَّہٗ مِنِّیْ ۔

یعنی اے میرے پروردگار ان بتوں نے بہت سے لوگوں کو گمراہ کر دیا ہے یعنی ان کی وجہ سے بہت سے آدمی گمراہ ہوئے۔ پس جو لوگ میری پیروی کریں وہی میرے ہیں۔ پس ان کے لئے تو میں تجھ سے عرض کرتا ہوں کہ ان کو تو بخش دے۔ اور عیسیٰ علیہ السلام کا یہ قول بھی تلاوت فرمایا۔ جو قرآن پاک میں ہے۔ اِنْ تُعَذِّبْھُمْ فَاِنَّھُمْ عِبَادُکَ ۔ اے اللہ اگر آپ میری اُمت کے ان لوگوں کو عذاب دیں تو یہ آپ کے بندے ہیں۔ (یعنی عذاب و سزا کا آپ کو پورا حق ہے) یہ دونوں آیتیں تلاوت فرما کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی امت کو یاد کیا۔ اور دعا کے لئے ہاتھ اٹھائے اور کہا۔ اے میرے اللہ! میری اُمت، میری امت، اور اس دعا میں روئے۔ اللہ تعالیٰ نے جبرئیل علیہ السلام کو فرمایا۔ تم محمد کے پاس جاؤ۔ اور اگرچہ تمہارا رب سب کچھ خوب جانتا ہے۔ مگر پھر بھی ہے تم جا کر ہماری طرف سے پوچھو کہ اُن کے اس رونے کا کیا سبب ہے۔ پس جبرئیل آپ کے پاس آئے۔ اور آپ سے پوچھا، آپ نے جبرئیلؑ کو وہ بتلا دیا۔ جو اللہ سے عرض کیا تھا۔ یعنی اس وقت میرے رونے کا سبب اُمت کی فکر ہے۔ جبرئیلؑ نے جا کر اللہ تعالیٰ سے عرض کیا۔ اور اللہ تعالیٰ نے جبرئیلؑ کو فرمایا۔ کہ محمد کے پاس جاؤ۔ اور اُن کو ہماری طرف سے کہو کہ تمہاری امت کے بارے میں ہم تمہیں راضی اور خوش کر دیں گے۔ اور تمہیں رنجیدہ و غمگین نہیں کریں گے۔"

(مسلم شریف)

مولانا منظور نعمانی معارف الحدیث جلد اول میں اس حدیث کے ذیل میں لکھتے ہیں :-

"شفاعت کے سلسلہ کی حدیثوں میں صحیح مسلم کی یہ حدیث ہم جیسے خطا کاروں، اور گنہگاروں کے لئے بڑا سہارا ہے - اور اس میں بڑی بشارت ہے - بعض روایات میں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جبرئیل ع سے اللہ تعالیٰ کا یہ پیغام سُن کر فرمایا کہ میں تو جب مطمئن اور خوش ہوں گا - جب میرا کوئی اُمتی بھی دوزخ میں نہیں رہے گا -"

مذکورہ بالا حدیث، اور تشریح پڑھنے کے بعد حضرت تاجؔ کے حسب ذیل اشعار پڑھئے - ؎

صرف اُمت کی شفاعت کا ہے جذبہ دل میں
اللہ اللہ رے ارمانِ رسولِ عربی

مظہرِ ربِّ غفور تاجؔ کے پیارے رسول
شافعِ یوم النشور تاجؔ کے پیارے رسول

ایک گنہگار بھی مایوس و ہراساں نہ رہے
عرصۂ حشر میں ہوں گے نگراں میرے نبی

اے راحتِ روحِ رواں، اے چارۂ دردِ نہاں
اے حامیٔ دلِ خستگاں، اے شافعِ کل مذنبین

شافعِ مذنبین عالم ہیں آپ ∴ کرم و لطفِ بے حساب ہیں آپ

• ترمذی، ابوداؤد، ابن ماجہ، میں ہے۔ کہ

"حضرت انس فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ میری شفاعت، میری اُمت کے ان لوگوں کے حق میں ہوگی۔ جو کبیرہ گناہوں کے مرتکب ہوں گے۔"

یہ حدیث بھی، خطاکارانِ اُمت، اور اہل معاصی کے لئے اپنے اندر بڑی زبردست بشارت رکھتی ہے۔ اور حضرت تاج کے حسب ذیل اشعار کی تائید کرتی ہے۔ ؎

زہر عصیاں کا اُتار آپ نے شفاعت سے کیا
ہر گنہگار یہ کہتا ہے کہ تریاق ہیں آپ

رنج سے کیوں رہیں رنجور ∴ جب طبیب و شفا ہے ذاتِ رسول

دوائے دلِ بیکساں ہیں محمدؐ ∴ علاجِ غم عاصیاں ہیں محمدؐ

محمد ہیں شفیعِ روزِ محشر ∴ طبیبِ دردِ روحانی محمدؐ

نہ جانے حشر کیا ہوتا گنہگاروں کا محشر میں
نہ آتے گر پناہِ رحمت للعالمین لے کر

شفیعِ حشر کے دیکھے سیہ کاروں نے وہ جلوے
گئے تھے شامِ غم لے کر پھرے صبحِ حسیں لے کر

نہ مایوس ہوں عاصیانِ سقیم
شفیع و شفیقِ جہاں ہیں رسول

مولانا سید سلیمان ندوی سیرت النبی صلی اللہ علیہ وسلم کی تیسری جلد میں رقمطراز ہیں۔

"عرصہ دار و گیر محشر میں جب جلال الٰہی کا آفتاب پوری تمازت پر ہوگا۔ اور گنہگار انسانوں کو امن کا کوئی سایہ نہیں ملیگا اس وقت سب سے پہلے فخرِ موجودات، باعثِ خلق کائنات، سید اولاد آدم، خاتم الانبیاء، رحمت عالم صلی اللہ علیہ وسلم ہاتھوں میں لوائے حمد لے کر اور فرق مبارک پر تاج شفاعت رکھ کر گنہگاروں کی دستگیری فرمائیں گے۔"

اس عبارت کو پڑھیئے۔ اور دیکھیے کہ اس مفہوم کو حضرت تاجؔ نے ذیل کے اشعار میں کس خوبی سے ادا کیا ہے۔ ؎

خوفِ خورشیدِ قیامت ہو مجھے کیا اے تاجؔ
ہوں تہِ سایۂ دامانِ رسولِ عربی

متذکرہ بالا سطور میں احادیثِ نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کی روشنی میں حضرت تاجؔ کے نعتیہ کلام کی جو وضاحت وصراحت کی گئی ہے۔ اس سے جہاں ایک طرف یہ اندازہ ہوتا ہے۔ کہ آپ کی نعتیہ شاعری کس درجہ احادیثِ نبوی سے مناسبت رکھتی ہے۔ اور آپ نے نعت کہتے وقت کس حد تک حضورِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشاداتِ گرامی کے مفہوم کو پیش نظر رکھا ہے۔ وہاں دوسری طرف یہ بھی بخوبی اندازہ ہو جاتا ہے۔ کہ آپ نے تاجدارِ مدینہ شافع روزِ جزا، محبوبِ ربُ العالمین صلی اللہ علیہ وسلم کے برگزیدہ محامد و محاسن، کمالاتِ نبوت، اخلاقِ حمیدہ، اور گنہگارانِ امت کے ساتھ آپ کی رحمت و شفقت کے تعلق کو بیان اور اپنے جذباتِ عقیدت و محبت کا اظہار کرنے میں کس قدر، پاسِ ادب، تعلیماتِ شرعی، تصوراتِ اسلامی، عقائدِ مذہبی، حدود شناسی اور آدابِ نعت گوئی کا لحاظ رکھا ہے۔ اور پھر اس سب کے باوجود آخر میں یہ کہہ کر ؎

عالم الغیب کے سوا اے تاجؔ!
کون جانے کہ کیا ہے ذات رسولؐ

اپنے انتہائی عجز وانکسار کا اعتراف واقرار کیا ہے۔

نعت نگاری کی ان معنوی خوبیوں کے علاوہ جہاں تک شاعرانہ محاسن، اور فنی خوبیوں کا تعلق ہے۔ اس کے اعتبار سے بھی اگر ہم حضرت تاجؔ کے نعتیہ کلام کا جائزہ لیں گے۔ تو اس نتیجہ پر پہنچیں گے۔ کہ آپ کا نعتیہ کلام اردو ادب کا ایک گراں قدر سرمایہ ہے۔ اور مہارتِ فن

کا اچھا نمونہ ۔ زورِ تخیل، دقّتِ فکر، ندرتِ بیان، جدتِ اسلوب، لطیف و پُروقار تراکیب، شاندار و پُرشکوہ الفاظ سے آپ کی نعتیں بہرہ ور ہیں ۔ اور یہ صدقہ ہے نسبتِ سرکارِ دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم کا۔

خاتمۂ سُخن

خدا کا شکر ہے کہ اس نے اپنے فضل و کرم سے یہ توفیق ارزانی فرمائی کہ ہم آج حضرت تاج کے ریاض نعت سے بقدر وسعتِ دامن مختلف رنگ و بو رکھنے والے تازہ و نورس گلہائے سرسبز کو خلوص و عقیدت کے ساتھ چن کر ایک خوبصورت و حسین گلدستہ کی صورت میں پیش کرنے کی سعادت حاصل کر رہے ہیں۔

حضرت تاج کی نعتوں کا یہ حسین مجموعہ جو پہلی بار زیورِ طبع سے آراستہ ہو کر منظرِ عام پر آ رہا ہے۔ اربابِ صورت و اصحابِ معنی کے لئے اپنے اندر بڑی دل فریب بہار رکھتا ہے۔

امید ہے کہ جب یہ گلدستۂ نعت، اصحاب ذوق، اور شیفتگان محمدی کے ہاتھوں میں پہنچے گا۔ تو وہ ان پھولوں سے اپنے مشام جاں کو معطر، اور اس کی بہار عالم افروز سے تازگی و فرحت حاصل کئے بغیر نہ رہ سکیں گے۔ اس لئے کہ جمال محمدی صلی اللہ علیہ وسلم کی جھلک اور اس کے پاک ذکر کی مہک، اپنے اندر کچھ ایسی ہی کشش رکھتی ہے۔ کہ اس کے رنگ و بو سے دماغ فرحت و سرور حاصل کیا ہی کرتے ہیں۔

بہارِ عالم حُسنش دل و جاں تازہ می دارد
برنگ اصحابِ صورت را بہ بو اصحابِ معنیٰ را

وَصَلَّى اللّٰهُ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّاٰلِهٖ وَصَحْبِهٖ وَسَلَّ
اور رحمت ہو اللہ کی اوپر سردار ہمارے محمدؐ کے اور اولاد ان کی کے اور اصحاب ان کے کے اور سل
اِلٰهِىْ بِجَاهِ نَبِيِّكَ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَ
الٰہی بطفیلِ نبی اپنے اور سردار ہمارے محمدؐ صلی اللہ علیہ وسلم کے
عِنْدَكَ وَمَكَانَتِهٖ لَدَيْكَ وَمُحَبَّتِكَ لَ
اور بطفیل ان کے اس مرتبہ کے جو تیرے پاس ہے اور محبت تیری جو واسطے ان کے
وَمُحَبَّتِهٖ لَكَ ٥ وَبِالسِّرِّ الَّذِىْ بَيْنَكَ وَبَيْنَ
اور محبت اُن کی جو واسطے تیرے ہے اور بواسطہ اس بھید کے جو درمیان تیرے اور درمیان انکے
اَسْئَلُكَ اَنْ تُصَلِّىَ وَتُسَلِّمَ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِ
میں مانگتا ہوں تجھ سے یہ کہ رحمت بھیج اور سلام نازل کر اوپر اُن کے اور اوپر آل اُنکی
وَصَحْبِهٖ وَضَاعِفْ اَللّٰهُمَّ مُحَبَّتِىْ فِيْهِ وَعَرِّفْنِىْ
اور اصحاب ان کے کے اور بڑھا الٰہی محبت میری ساتھ اُن کے اور شناسا کر
بِحَقِّهٖ وَرُتَبِهٖ وَوَفِّقْنِىْ لِاِتِّبَاعِهٖ وَالْقِيَامِ بِاَدَبِهٖ
مجھ کو ساتھ حق انکے کے اور درجے اُن کے کے اور توفیق دے مجھ کو واسطے پیروی انکی کے اور بجا
وَسُنَّتِهٖ وَاجْمَعْنِىْ عَلَيْهِ وَمَتِّعْنِىْ بِرُؤْيَتِهٖ
آداب کے اور سنت ان کی کے اور مطمئن کر مجھ کو اوپر اس کے اور نفع دے مجھ کو ساتھ زیارت انکی

وَاَسْعِدْنِیْ بِمُکَالَمَتِہٖ وَارْفَعْ عَنِّیْ الْعَوَآئِقَ
اور نیک بختی دے مجھ کو ساتھ ہمکلامی کے اُنکی اور اُٹھالے مجھ سے روکنے والی چیزیں
وَالْعَلَائِقَ وَالْوَسَآئِطَ وَالْحِجَابَ وَشَنِّفْ سَمْعِیْ مَعَہٗ
اور علاقے اور واسطے اور پردے اور سُنوا کان میرے کو ساتھ ان کے
بِلَذِیْذِ الْخِطَابِ ٥ وَھَیِّئْنِیْ لِلتَّلَقِّیْ مِنْہُ وَاَھِلْنِیْ
ساتھ پیاری باتوں کے اور مستعد کر مجھ کو واسطے ملنے کے ان سے اور لائق بنا
لِخِدْمَتِہٖ ٥ وَاجْعَلْ صَلٰوتِیْ عَلَیْہِ نُوْرًا
مجھ کو واسطے خدمت ان کی کے اور بنادے درود میرا اوپر ان کے نور
نَیِّرًا کَامِلًا مُّکَمَّلًا طَاہِرًا مُّطَھَّرًا مَاحِیًا
چمکتا ہوا کامل مکمّل طاہر پاک۔ مٹانے والا
کُلَّ ظُلْمٍ وَّظُلْمَۃٍ وَّشَکٍّ وَّشِرْکٍ وَّکُفْرٍ وَّزُوْرٍ
ہر ظلم اور تاریکی اور شک اور شرک اور کفر اور فریب
وَّوِزْرٍ وَّاجْعَلْھَا سَبَبًا لِّلتَّمْحِیْصِ وَمَرْقًی لِّاَنَالَ
اور گناہ کو اور کردے اس کو سبب خلوص اور ترقی کا تاکہ پہنچ جاؤں میں
بِھَا اَعْلٰی مَقَامِ الْاِخْلَاصِ وَالتَّخْصِیْصِ حَتّٰی لَا
ساتھ اس کے اوپر اعلیٰ مقام اخلاص اور تخصیص کے یہاں تک کہ
یَبْقٰی فِیَّ رَبَّانِیَّۃٌ لِّغَیْرِکَ وَحَتّٰی اَصْلُحَ لِحَضْرَتِکَ
باقی نہ رہے مجھ میں صلاحیت دوسرے کے بندہ بن جانے کی اور یہاں تک کہ
وَاَکُوْنَ مِنْ اَھْلِ خُصُوْصِیَّتِکَ مُسْتَمْسِکًا
ہوجاؤں میں لائق درگاہ تیری کے اور ہوجاؤں میں خاصوں تیرے میں سے مضبوط پکڑنے والا

بِأَدَبِهٖ وَسُنَّتِهٖ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ

ساتھ ادب کے اور سُنّت رسول اللہ کے درود ہو اللہ کا اُن پر اور آپ کی

وَاَھْلِ بَیْتِہٖ اَجْمَعِیْنَ فِیْ کُلِّ وَقْتٍ وَّحِیْنٍ ۝

آل پر اور آپ کے تمام اصحاب پر اور اہلِ بیت پر ہر وقت اور زمانے میں

یَا اَللّٰہُ یَا نُوْرُ یَا حَقُّ یَا مُبِیْنُ ۝

اے اللہ اے نور اے حق اے مبین۔

فقط بندۂ ذوالمنن

سیّد منظور الحسن برکاتی

لیکچرار دار العلوم خلیلیہ ٹونک

۷؍ ربیع الثانی ۱۳۸۶ھ

۲۶؍ جولائی ۱۹۶۶ء

بسم اللہ الرحمن الرحیم

حمد

تو ہی سازندۂ کون و مکاں ہے ✧ تو ہی دارندۂ ہر دو جہاں ہے
تو ہی قادر تو ہی خلاقِ مطلق ✧ تو ہی فرماں روائے کن فکاں ہے
نوازش عام ہے تیری جہاں پر ✧ ترا ممنون یہ سارا جہاں ہے
نہیں تیرے سوا موجود کوئی ✧ حقیقت سے کوئی واقف کہاں ہے
بسا ہے ہر نظر میں نور تیرا ✧ تو ہی ہر قلب میں جلوہ کناں ہے
پرستش کے ہے قابل صرف تو ہی ✧ تو ہی معبود و مسجودِ جہاں ہے
تو ہی لاریب خالق انس و جاں کا ✧ تو ہی پروردگارِ انس و جاں ہے
ترے ابرِ کرم سے ہے یہ شاداب ✧ تو ہی زیبندۂ باغِ جہاں ہے

تو ہی ہے تاج کا حامی و والی
ترا ہی نام اُس کا حرزِ جاں ہے

64458

حمد

خیرہ ہر ایک دیدۂ اہلِ شعور ہے
کثرت میں جلوہ ریز یہ وحدت کا نور ہے
مسکن ترے جمال کا ایمن نہ طور ہے
ہاں چشم اشکبار و دلِ ناصبور ہے
پردہ نہیں ہے صرف نظر کا قصور ہے
ہر ذرۂ حیات میں اس کا ظہور ہے
ہر صبح سے جمال کا تیرے ظہور ہے
ہر شام میں چھپا ہوا تیرا ہی نور ہے
یہ جو خطا سے پہلے ہی عفوِ قصور ہے
لاریب سب یہ تیرے کرم کا ظہور ہے
سب تیرے ہی جمال کی جلوہ نمائیاں
پھولوں میں رنگ و بُو ہے ستاروں میں نور ہے

اے محوِ شوقِ دید کدھر ہے ترا خیال
آنکھوں میں ہے جو نور یہ کس کا ظہور ہے
ہیں بے شمار اہلِ معاصی چھُپے ہوئے
کتنا وسیع دامنِ عفوِ غفور ہے
اے تاجؔ کیسے یادِ محمدؐ کو چھوڑ دوں
دل کا سرور ہے مری آنکھوں کا نور ہے

جستجوئے مصطفےٰ ﷺ

دِل کھنچیں اہلِ نظر کے کیوں نہ سوئے مصطفےٰ ﷺ
سُرمۂ چشمِ بصیرت خاکِ کوئے مصطفےٰ ﷺ

زلف و گیسو آیۂ واللّیل کی شرحِ مُبیں
سورۂ والشمس کی تفسیر رُوئے مصطفےٰ ﷺ

حضرتِ یعقوبؑ کی آنکھیں مُنوّر ہو گئیں
سونگھ کر پیراہنِ یوسفؑ سے بُوئے مصطفےٰ ﷺ

یہ جنابِ عائشہؓ کا ہے بیانِ معتبر
شرح و تفسیر کلام اللہ خُوئے مصطفےٰ ﷺ

اُمّتِ عاصی کی بخشش ذکرِ ربّ العالمیں
ابتداء و انتہائے آرزوئے مصطفےٰ ﷺ

جس کو سُن کر سنگدل بھی موم ہو کر رہ گئے
ایسی دلکش ایسی شیریں گفتگوئے مصطفےٰ ﷺ

ہے فنا فی المصطفےٰ ﷺ اے تاجؔ وہ کامل ولی
ہر نفس رہتی ہو جس کو جستجوئے مصطفےٰ ﷺ

آفتاب ہیں آپؐ

سب رسولوں میں ماہتاب ہیں آپؐ
سب رسولوں میں آفتاب ہیں آپؐ

سب رسولوں میں لاجواب ہیں آپؐ
سب رسولوں میں انتخاب ہیں آپؐ

کچھ نہیں جلوہ ہائے کون و مکاں
رخ پہ ڈالے ہوئے نقاب ہیں آپؐ

آپؐ کے نور سے جہاں روشن
نورِ مطلق سے فیضیاب ہیں آپؐ

شافعِ مذنبینِ عالم ہیں
کرم و لطفِ بے حساب ہیں آپؐ

سارے عالم کو کر دیا شاداب
جود و بخشش کا وہ سحاب ہیں آپؐ

بالیقیں تاجدارِ ہر دو جہاں
دونوں عالم میں کامیاب ہیں آپؐ

نور بخشِ نظرِ دیدۂ مشتاق ہیں آپؐ

بالیقیں ناظرِ ہر صنعتِ خلّاق ہیں آپؐ
واقفِ سرِّ حکیمِ علی الاطلاق ہیں آپؐ

آپؐ کا عشق تسلّی دہِ ہر قلبِ حزیں
نور بخشِ نظرِ دیدۂ مشتاق ہیں آپؐ

زہرِ عصیاں کا اُتار آبِ شفاعت سے کیا
ہر گنہگار یہ کہتا ہے کہ تریاق ہیں آپؐ

آپؐ کی ذاتِ گرامی سببِ ہر دو جہاں
رونق و زینتِ ہر گلشنِ آفاق ہیں آپؐ

مستمندوں کے لئے سایۂ الطاف و کرم
دردمندوں کیلئے مایۂ اشفاق ہیں آپؐ

مظہرِ رحمتِ خاص آپؐ کی ذاتِ اقدس
اس لئے خوبیٔ الطاف میں بھی طاق ہیں آپؐ

بڑھ کے اے تاج قدم آپ کے لے محشر میں
دیکھ پھیلائے ہوئے دامنِ اشفاق ہیں آپؐ

حبیبِ خدائے جہاں ہیں محمدؐ

نمودِ مکین و مکاں ہیں محمدؐ
وجودِ زمین و زماں ہیں محمدؐ

دوائے دلِ بیکساں ہیں محمدؐ
علاجِ غمِ عاصیاں ہیں محمدؐ

بڑے مشفق و مہرباں ہیں محمدؐ
مُداوائے دردِ نہاں ہیں محمدؐ

ادھر فرش پر حکمراں ہیں محمدؐ
اُدھر عرش پر میہماں ہیں محمدؐ

عزیزِ دو عالَم شفیقِ دو عالَم
حبیبِ خدائے جہاں ہیں محمدؐ

نہ برسی کہاں بارشِ فضل و رحمت
سحابِ دیمِ امتناں ہیں محمدؐ

خدا نے انھیں تاجِ لولاک بخشا
کہ مختارِ کون و مکاں ہیں محمدؐ

کمالاتِ محمدؐ

یوں ارفع و اعلیٰ ہیں مقاماتِ محمدؐ
بیروں زحدِ فہم کمالاتِ محمدؐ

مشہورِ جہاں عدل و مساواتِ محمدؐ
مقبولِ زماں سیرت و عاداتِ محمدؐ

اللہ سے ہر وقت انھیں قرب ہے حاصل
حاصل ہے جنھیں علمِ اشاراتِ محمدؐ

وہ انجمنِ عشق کے شایاں ہی نہیں ہے
جو دل سے نہ ہو شیفتۂ ذاتِ محمدؐ

اعدا نے بھی دی اُن کی صداقت کی گواہی
اللہ رے تاثیر مقالاتِ محمدؐ

کونین کے سینے میں تلاطم سا ہے برپا
کونین ہے پھر منتظرِ ذاتِ محمدؐ

بے نُور تھے یہ چاند یہ سورج یہ ستارے
ہوتی نہ اگر نور فشاں ذاتِ محمدؐ

لہرانے لگا پرچمِ اسلام جہاں میں
اللہ رے اعجازِ کمالاتِ محمدؐ

جس کا نہیں دنیا میں کوئی ہمسر و ثانی
اے تاؔج ہے مخلوق میں وہ ذاتِ محمدؐ

مقامِ محمدؐ

خدا نے کیا احترامِ محمدؐ
بنا عرشِ اعظم مقامِ محمدؐ

وَمَا یَنطِقُ کی شہادت ہے کافی
کلامِ خدا ہے کلامِ محمدؐ

یہی اک مقامِ محمدؐ نہیں ہے
ہے محمود بھی اک مقامِ محمدؐ

شفیع الامم ہیں شفیع الوریٰ ہیں
ہوا رحمتِ عام نامِ محمدؐ

تفکّر، تدبّر، عبادت ریاضت
گزرتی تھی یوں صبح و شامِ محمدؐ

مشرّف تھے وہ ہمکلامئ حق سے
جو اصحاب تھے ہم کلامِ محمدؐ

فدا چاند سورج ہوں دل کے نگیں پر
اگر نقش ہو اُس میں نامِ محمدؐ

بگاڑے گا کیا میرا ابلیسِ دوراں
مرے پاس ہے نقشِ نامِ محمدؐ

جھجکتا نہ تھا تاج فرقِ شہی سے
کبھی تھی یہ شانِ غلامِ محمدؐ

کوئے محمدؐ

مہ و مہر کیا عکسِ روئے محمدؐ ٭ بسی ہر چمن میں ہے بوئے محمدؐ

اُسے زر کی خواہش نہ دولت کی حسرت ٭ جسے مِل گئی خاکِ کوئے محمدؐ

لی اس کو کونین میں سربلندی ٭ ہے جس سر میں سودائے کوئے محمدؐ

یہی میرا ایماں یہی میرا مذہب ٭ تلاشِ خدا جستجوئے محمدؐ

اگر وجہِ تخلیقِ عالم نہیں ہیں ٭ تو کیوں روئے عالم ہے سوئے محمدؐ

خدا کی قسم ہر نبی ہر ولی کو ٭ رہی عمر بھر جستجوئے محمدؐ

جھکے تاجداروں کے سر جس زمیں پر
وہ دنیا میں ہے صرف کوئے محمدؐ

شانِ ربّانی محمدؐ

سراپا فضلِ رحمانی محمدؐ | مجسّم شانِ ربّانی محمدؐ

زہے اعجاز و اخلاق و کمالات | ہوئے محبوبِ یزدانی محمدؐ

محمدؐ رہبرِ راہِ حقیقت | فروغِ مہرِ ایمانی محمدؐ

محمدؐ کاشفِ اسرارِ توحید | کلیدِ گنجِ عرفانی محمدؐ

محمدؐ کا زمانے پر ہے احساں | دلیلِ راہِ یزدانی محمدؐ

محمدؐ ہیں شفیعِ روزِ محشر | طبیبِ دردِ رُوحانی محمدؐ

ضیائے شمعِ بزمِ حسنِ اخلاق | شعاعِ نورِ ربّانی محمدؐ

محمدؐ گوہرِ بحرِ معانی | امینِ سرِّ رُوحانی محمدؐ

محمدؐ تاجدارِ تاجداراں | حق و انصاف کے بانی محمدؐ

سہارا محمدؐ صلے اللہ علیہ وسلم

جدھر دیکھئے جلوہ آرا محمدؐ
جدھر دیکھئے آشکارا محمدؐ

کیئے جس نے پیدا یہ سارے نظارے
وہ نظارگی ہے تمہارا محمدؐ

نہ پرہیزگاری نہ زہد و عبادت
ہے بخشش کا میری سہارا محمدؐ

اُدھر مغفرت اور رحمت خدا کی
جدھر آپؐ کا ہو اشارا محمدؐ

نہ ہوتا ظہورِ خدا تا قیامت
نہ ہوتے اگر آشکارا محمدؐ

زمانے کے اے تاج لاکھوں سہارے
مری زندگی کا سہارا محمدؐ

سراپا حُسن و زیبائی محمدؐ

سراپا حسن و زیبائی محمدؐ
مُجسّم شانِ یکتائی محمدؐ

جدھر دیکھو اُدھر پیشِ نظر ہے
تمہاری جلوہ آرائی محمدؐ

سکونِ قلبِ مایوسِ زمانہ
قرارِ جانِ شیدائی محمدؐ

نہ ہوتے آپؐ تو ہوتا نہ کچھ بھی
ہیں وجہِ عالم آرائی محمدؐ

مرے دل کا سُرورِ جاودانی
مری آنکھوں کی بینائی محمدؐ

مریضانِ معاصی ہوں نہ مایوس
دکھائیں گے مسیحائی محمدؐ

دعا مانگو خدا سے تاجؔ دن رات
بنالیں اپنا شیدائی محمدؐ

صلِّ علیٰ محمدؐ

مطلعِ نورِ کبریا صلِّ علیٰ محمدٍ
مقطعِ نظمِ انبیا صلِّ علیٰ محمدٍ

مجمعِ جود و ہم سخا صلِّ علیٰ محمدٍ
مرجعِ شاہ و ہم گدا صلِّ علیٰ محمدٍ

سایۂ ذاتِ کبریا صلِّ علیٰ محمدٍ
آئینۂ خدا نما صلِّ علیٰ محمدٍ

عقدہ کشائے کائنات حلِّ تمام مشکلات
جلوۂ نورِ مصطفےٰ صلِّ علیٰ محمدٍ

سایۂ ربِّ ذوالمنن ظلِّ ہمائے ہر چمن
دامنِ رحمتِ خدا صلِّ علیٰ محمدٍ

محرمِ سرِّ ہر خفی واقفِ رازِ ہر جلی
فکرِ جنابِ مصطفےٰ صلِّ علیٰ محمدٍ

اپنی یہی نماز ہے اپنا یہی نیاز ہے
سر کو جھکا کے کہہ دیا صلِّ علیٰ محمدٍ

اپنی تو ہے یہی دعا وِردِ زباں رہے سدا
نامِ حبیبِ کبریا صلِّ علیٰ محمدٍ

گوہرِ تاجِ خسرواں، لعلِ خزینۂ شہاں
غازۂ روئے اصفیا صلِّ علیٰ محمدٍ

احمدِ مختار

آئینۂ انوارِ خدا احمدِ مختار ॥ گنجینۂ اسرارِ بقا احمدِ مختار
تنویرِ مہِ صدق و صفا احمدِ مختار ॥ شمعِ رہ تسلیم و رضا احمدِ مختار
ہیں باعثِ تخلیق و بنا احمدِ مختار ॥ بیشک شہِ لولاک لما احمدِ مختار
مولا مرے شاہِ دوسرا احمدِ مختار ॥ آقا مرے محبوبِ خدا احمدِ مختار
کونین کے ہیں راہنما احمدِ مختار ॥ سلطانِ امم روزِ جزا احمدِ مختار
ہر مرسل و ہادی سے سوا احمدِ مختار ॥ اے صلِّ علیٰ شانِ علا احمدِ مختار
ہیں دونوں جہاں آپ کے انوار سے روشن ॥ ہر حسن سے ہیں جلوہ نما احمدِ مختار
حیرت سے مہ و انجم و خورشید نے دیکھا ॥ یہ آپ کا نقشِ کفِ پا احمدِ مختار
حاصل ہو مجھے گنبدِ اخضر کا نظارہ ॥ ہے دل کو مرے شوقِ لقا احمدِ مختار

کیوں تاجؔ کی ہر کشتِ تمنا نہ ہری ہو
ہیں ابرِ کرم بحرِ سخا احمدِ مختار

گلہائے ایمان و یقیں

ترے روضہ پہ جو آیا عقیدت کی جبیں لے کر
گیا دامن میں وہ گلہائے ایمان و یقیں لے کر

جہاں میں اُس کا حصہ آج تک تقسیم ہوتا ہے
جو تحفے تیرے در پر آئے تھے رُوح الامیں لے کر

گناہوں میں گزاری ہے گناہوں میں بسر کی ہے
یہی سرمایہ آیا ہوں شفیع المذنبیں لے کر

نہ جانے حشر کیا ہوتا گنہگاروں کا محشر میں
نہ آتے گر پناہِ رحمتہ للعالمیں لے کر

شفیعِ حشر کے دیکھے سیہ کاروں نے وہ جلوے
گئے تھے شامِ غم لے کر پھرے صبحِ حسیں لے کر

بنالیں اپنا گھر زاہد زمینِ کوئے طیبہ میں
کریں گے حشر میں کیا آپ فردوسِ بریں لے کر

مدینہ کی گدائی جس فلک رفعت کو حاصل ہے
کرے گا کیا وہ یارب بادشاہیِ زمیں لے کر

قسیمِ نعمتِ خُلدِ بریں ہو جس کا پیغمبر
وہ اُمّت کیا کرے گی سکّہ و تاج و نگیں لے کر

نشاطِ جاوداں کی خاص دولت بانٹنے والے
ہوا ہے تاؔج بھی حاضر دلِ اندوہگیں لے کر

ہمارے رسولؐ

ذی نعم ذی کرم ہمارے رسولؐ ۰ شاہِ ذالاحشم ہمارے رسولؐ
ابرِ لطف و عطا و مہرِ سخا ۰ بحرِ جود و کرم ہمارے رسولؐ
عزت و عظمت و وقارِ عرب ۰ اوج و شانِ عجم ہمارے رسولؐ
سارے نبیوں میں سارے عالم میں ۰ مُفتخر، محترم ہمارے رسولؐ
دشمنوں سے بھی داد لے کے رہے ۰ وہ عمیمُ الکرم ہمارے رسولؐ
روشنی آپؐ ہی سے کعبہ میں ۰ نورِ شمعِ حرم ہمارے رسولؐ
چارۂ کارِ بیکسانِ زماں ۰ دافعِ رنج و غم ہمارے رسولؐ
محترم ساری اُمتوں کے نبی ۰ اور شفیع الاُمم ہمارے رسولؐ

تاجؔ اعدا نے بھی شہادت دی
ایسے عالی ہمم ہمارے رسولؐ

جوہرِ حق نُما ہے ذاتِ رسُولؐ

کیا کہوں میں کہ کیا ہے ذاتِ رسُولؐ
بس عطا ہی عطا ہے ذاتِ رسولؐ

مرکزِ ابتدا ہے ذاتِ رسُولؐ
نقطۂ انتہا ہے ذاتِ رسولؐ

مہرِ صدق و صفا ہے ذاتِ رسُولؐ
بدرِ لُطف و وفا ہے ذاتِ رسولؐ

مصدرِ نورِ ذاتِ لم یزلی
کنزِ ہست و بقا ہے ذاتِ رسولؐ

گُلِ مقصودِ گلشنِ کونین
ثمرِ مُدّعا ہے ذاتِ رسولؐ

جلوۂ مہر و مہ اسی سے ہے
منبعِ ہر ضیا ہے ذاتِ رسولؐ

کیوں نہ ہو سایۂ عطا و کرم
ظلِّ جودِ خدا ہے ذاتِ رسولؐ

مظہرِ نورِ ذاتِ یزداں ہے
جوہرِ حق نُما ہے ذاتِ رسولؐ

عالم الغیب کے سوا اے تاج
کون جانے کہ کیا ہے ذاتِ رسولؐ

ختمِ رسُل

نائبِ داور سیّد و سرور افضل و برتر ختمِ رسُل
سب کے حامی سب کے یاور سب کے پیمبر ختمِ رسُل

بدرِ سپہرِ لطف و کرامت مہرِ سمائے جود و عطا
حُسنِ مکمّل، نورِ مجسّم طاہر و اطہر ختمِ رسُل

دونوں جہاں کی رونق اُن سے دونوں جہاں کی زینت ان سے
دونوں جہاں سے فائق و برتر و افضل و بہتر ختمِ رسُل

سر سے پا تک بحرِ عطا ہیں سر سے پا تک جود و سخا ہیں
رحمتِ عالم شافعِ محشر، ساقیِ کوثر ختمِ رسُل

ظلِّ خدا ہیں شانِ خدا ہیں سرِّ خدا ہیں نورِ خدا ہیں
نجمِ درخشاں، بدرِ کامل، مہرِ منور ختمِ رسُل

صبر و شکر میں سارے جہاں میں آپؐ کا ثانی کوئی نہیں
عینِ حوادث میں رہتے تھے صابر و شاکر ختمِ رسُل

سر کو جھکایا آپ کے آگے تاجوروں نے سارے جہاں کے
تاجوروں کے حاکم و افسر حامی سرور ختمِ رسُل

تاؔج کے پیارے رسولؐ

مشعلِ نور و سرور تاؔج کے پیارے رسولؐ
برقِ سرِ کوہِ طور تاؔج کے پیارے رسولؐ
مظہرِ ربِ غفور تاؔج کے پیارے رسولؐ
شافعِ یوم النشور تاؔج کے پیارے رسولؐ
واقفِ غیب و حضور تاؔج کے پیارے رسولؐ
عالمِ نزدیک و دور تاؔج کے پیارے رسولؐ
تاؔج کی آنکھوں کا نور تاؔج کے پیارے رسولؐ
تاؔج کے دل کا سرور تاؔج کے پیارے رسولؐ
وجہِ بنائے جہاں باعثِ کون و مکاں
موجبِ نور و ظہور تاؔج کے پیارے رسولؐ
مرہمِ زخمِ نہاں دارُوے رنجِ گراں
صبرِ دلِ ناصبور تاؔج کے پیارے رسولؐ
ہیں جو سخی اہلِ زر بخشتے ہیں سیم و زر
معطیِ حُور و قصور تاؔج کے پیارے رسولؐ

سزاوارِ نعتِ گراں ہیں رسولؐ

شہنشاہِ کون و مکاں ہیں رسولؐ
سزاوارِ نعتِ گراں ہیں رسولؐ

فروغِ مہ و انجم و کہکشاں
بہارِ زمین و زماں ہیں رسولؐ

عمیمُ الکرم دافعِ ہر الم
بلاشک مسیحِ زماں ہیں رسولؐ

سراپا عطا و مجسّم سخا
زِ سر تا قدم امتناں ہیں رسولؐ

نسیمِ چمن زارِ حسن و جمال
قرارِ دل و فرحِ جاں ہیں رسولؐ

بہار و فضائے گلستانِ دل
ضیائے شبستانِ جاں ہیں رسولؐ

نہ مایوس ہوں عاصیانِ سقیم
شفیع و شفیقِ جہاں ہیں رسولؐ

مُفسّر ہیں علمِ لدُنّی کے آپؐ
کل اسرار کے رازداں ہیں رسولؐ

زمانے کے مقصود و محبوبِ خلق
مُرادِ زمین و زماں ہیں رسولؐ

بڑے عدل فرما بڑے داد گر
جہاں میں بنائے اماں ہیں رسولؐ

بڑے ذی عطا ہیں بڑے ذی کرم
بڑے مشفق و مہرباں ہیں رسولؐ

گلستانِ اُمّت خزاں سے نہ ڈر
ترے پاسباں باغباں ہیں رسولؐ

جُھکے اُن کے آگے سرِ سروراں
کہ تاجِ سرِ سروراں ہیں رسولؐ

رسولِ اکرمؐ

دونوں عالم پہ ہے احسانِ رسولِ اکرمؐ
دونوں عالم تہِ دامانِ رسولِ اکرمؐ

سنگدل لائے ہیں ایمان خلوصِ دل سے
دیکھ کر جلوۂ تابانِ رسولِ اکرمؐ

کتنے شاہانِ عجم لرزہ براندام ہوئے
پڑھتے ہی نامہ و فرمانِ رسولِ اکرمؐ

جس کی شہرت ہے زمانے میں وہ فردوسِ بریں
خس و خاشاکِ گلستانِ رسولِ اکرمؐ

آندھیاں مختلف آفات کی چلتی ہی رہیں
نہ بجھی شمعِ فروزانِ رسولِ اکرمؐ

طور میں وادیِ ایمن میں مہ و انجم میں
ضو فشاں روئے درخشانِ رسولِ اکرمؐ

جان دیدیتے ہیں جو عشق میں اُن کے اے تاجؔ
آج بھی ہیں وہ محبانِ رسولِ اکرمؐ

ختم المرسلین صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

قبلۂ اہلِ یقیں ابروئے ختم المرسلینؐ
کعبۂ اہلِ محبّت روئے ختم المرسلینؐ

سورۂ وَالشّمس وصفِ روئے ختم المرسلینؐ
آیۂ وَاللّیل شرحِ موئے ختم المرسلینؐ

ابرِ مشکیں، سنبلِ پُرپیچ، موجِ سلسبیل
سب اسیرِ حلقۂ گیسوئے ختم المرسلینؐ

جن کو دعوے تھے شجاعت کے وہ جھک کر رہ گئے
قدرتِ حق قوّتِ بازوئے ختم المرسلینؐ

حضرتِ یعقوبؑ کی آنکھوں کو روشن کر دیا
جامۂ یوسفؑ میں پنہاں بوئے ختم المرسلینؐ

سرو قامت گلشنِ جنّت کے حیراں رہ گئے
دیکھ کر سروِ قدِ دلجوئے ختم المرسلینؐ

تاج جس کی اک جھلک ہیں انجم و شمس و قمر
اللہ اللہ نور و حُسنِ روئے ختم المرسلینؐ

نبیؐ کا تذکرہ ہے اور ہم ہیں!

نبیؐ کا تذکرہ ہے اور ہم ہیں
صدائے مرحبا ہے اور ہم ہیں

کوئی جلوہ نما ہے اور ہم ہیں
زباں محوِ ثنا ہے اور ہم ہیں

حریمِ خاص کے پردے اُٹھے ہیں
دلِ حیرت زدہ ہے اور ہم ہیں

سجی ہے بزمِ میلادِ محمدؐ
شبِ عشرت فزا ہے اور ہم ہیں

گھٹائیں رحمتوں کی چھا رہی ہیں
فضائے جانفزا ہے اور ہم ہیں

کوئی ہم سے گنہگاروں کو دیکھے
درِ رحمت کھُلا ہے اور ہم ہیں

ہے ساقی آج خود ساقیِ کوثرؐ
سرورِ غم رُبا ہے اور ہم ہیں

دماغ اپنا نہ ہو کیوں عرش پر آج
کہ بزمِ مصطفےٰؐ ہے اور ہم ہیں

دو جہاں میں احمدِ مصطفےٰ ہی بنائے اوج و کمال ہیں

دو جہاں میں احمدِ مصطفےٰ ہی بنائے اوج و کمال ہیں
وہ سپہرِ حُسن کے آفتاب ہیں ماہتابِ جمال ہیں

دو جہاں میں آپؐ کے حُسن کی نہ نظیر ہے نہ مثال ہے
وہی آپ اپنی نظیر ہیں، وہی آپ اپنی مثال ہیں

کوئی کر سکا ہے نہ کر سکے گا ثنائے خُلقِ محمدی
وہ خدا کی شانِ کمال ہیں وہ امین و صدقِ مقال ہیں

وہ صداقتوں کے پیامبر ہو مستقیم کے راہبر
وہ دوا ہیں سارے شکوک کی وہ علاجِ وہم و خیال ہیں

وہ رؤف ہیں وہ رحیم ہیں وہ حلیم ہیں وہ حکیم ہیں
وہ بنائے حکمت و عدل ہیں، سببِ درستیِ حال ہیں

یہ حضورؐ کی ہیں عنایتیں، یہ حضورؐ کی ہیں سفارشیں
جو تمام آپؐ کے اُمتی دو جہاں میں نیک مآل ہیں

وہ جو تاج صدق و خلوص سے، ہیں مرے رسولؐ کے اُمتی
نہ وہ حُزن و خوف کے ہیں اسیر نہ وقفِ رنج و ملال ہیں

محبوبِ ربّ العٰلمین صلی اللہ علیہ وسلم

اے ناشرِ دینِ مُبیں اے حامیِ شرعِ متیں
اے مُلہَمِ الہامِ دیں اے مہبطِ رُوح الامیں
شمسُ الضحیٰ، بدرالدجیٰ، نورالہُدیٰ، کہفُ الوریٰ
صدرالعُلیٰ، خیرالوریٰ، محبوبِ ربّ العالمیں
اے نیّرِ بُرجِ ہدیٰ اے ماہِ چرخِ ھَلْ اَتیٰ
شمعِ شبستانِ حرا، نورِ الٰہِ العالمیں
ماہِ سپہرِ معدلت، مہرِ سمائے مکرمت
خضرِ طریقِ معرفت، بحرِ علوم وفضل ودیں
اے قلزمِ جود وسخا اے ذی نوال وذی عطا
اے باعثِ نشو ونما اے رحمۃٌ للعالمیں
اے معدنِ جود وہمم اے منبعِ فضل وکرم
اے مخزنِ فیضِ اتم اے مصدرِ اسرارِ دیں
اے افتخارِ عارفاں، سرمایۂ روحانیاں
اے نازشِ قدوسیاں عزّ ووقارِ مرسلیں

اے راحتِ روحِ رواں، اے دارُوئے دردِ نہاں
اے حامیِ دل خستگاں، اے شافعِ کُل مذنبیں
رنگِ بہارِ جاوداں، بُوئے ریاضِ کُن فکاں
اے نغمۂ سازِ نہاں، اے ساقیِ بزمِ یقیں
اے مرجعِ ہر نکتہ داں، اے مقصدِ کُل عارفاں
اے مدعائے عاشقاں، اے مطلبِ اہلِ یقیں
اے تاجِ فرقِ خسرواں نقشِ نگینِ سروراں
چترِ سرِ پیغمبراں، مہمانِ چرخِ ہفتمیں

رونقِ محفل محمدؐ ہیں

ہوئے اعدا بھی جس کے خُلق کے قائل محمدؐ ہیں
خدا کی ذات کا وہ مظہرِ کامل محمدؐ ہیں
رہِ حق کے مصائب سے نہ گھبراؤ مُسلمانو!
تمھارے کارواں کے رہبرِ منزل محمدؐ ہیں
صحائف یُوں تو لاکھوں ہی رسولوں پہ ہوئے نازل
ہُوا قرآن جس کی ذات پر نازل محمدؐ ہیں
ترے شوق وطلب کی کونسی منزل ہے اے زاہد
مرے شوق وطلب کی آخری منزل محمدؐ ہیں
فلک کی گردشیں دنیا کا مستقبل بناتی ہیں
بناتے ہیں جو اپنا آپ مستقبل محمدؐ ہیں
مری دولت، مری جاں، محفلِ میلاد پر قرباں
یہ وہ محفل ہے جس کی رونقِ محفل محمدؐ ہیں
ہُوئے ہیں جس کے حل سے تا ج جبریلِ امیں عاجز
جہانِ راز کا وہ عقدۂ مشکل محمدؐ ہیں

رحمۃ للعالمین صلی اللہ علیہ وسلم

ہے وجودِ رحمۃٌ للعالمینؐ
انتخابِ صُنعِ عالم آفریں
شانِ حق محبوبِ ربّ العالمیں
مہبطِ قرآن و جبریلِ امینؑ
نوبہارِ گلشنِ کون و مکاں
باعثِ ایجادِ افلاک و زمیں
پیشوائے انبیاء و اصفیاء
رہنمائے اوّلین و آخریں
ناخدائے کشتیِ طوفانِ نوحؑ
دستگیرِ عیسٰیِ گردوں نشیں
خضرِ راہِ منزلِ عرفان و عشق
نور بخشِ چشمِ اربابِ یقیں
بحرِ فیضِ بے کراں ابرِ عطا
گوہرِ تاجِ سرِ شاہانِ دیں

خدمتِ دربارِ رسالت

ذکرِ احمدؐ سے میسّر ہے یہ راحت ہم کو
جیسے ہاتھ آگئی کونین کی دولت ہم کو

اُمّتِ احمدِ مختارؐ ہے سردارِ اُمم
کیوں نہ حاصل ہو دوعالم میں فضیلت ہم کو

بُھول کر بھی تو نہ دیکھیں گے سوئے خُلدِ بریں
ہو گی حاصل جو مدینے کی زیارت ہم کو

ہم گنہگار نہ رکھیں کبھی جنّت میں قدم
ساتھ اپنے نہ لے جائیں جو حضرتؐ ہم کو

اپنی ٹھوکر میں ہے اب سلطنتِ قیصر و جَم
مل گئی خدمتِ دربارِ رسالت ہم کو

شبِ معراج ہوئے حور و ملک جس پہ نثار
خواب ہی میں نظر آجائے وہ صورت ہم کو

اِن گناہوں پہ ہے اے تاجِ سرِ عرصۂ حشر
شافعِ حشرؐ سے اُمیدِ شفاعت ہم کو

مرے سامنے ہو دیارِ مدینہ

جو رضواں نے دیکھی بہارِ مدینہ
تو سب جنتیں کیں نثارِ مدینہ
شرف حق نے بخشا تمھارے قدم سے
بڑھے کیوں نہ عزّ و وقارِ مدینہ
کہاں تابشِ ماہ و خورشید و انجم
کہاں حسنِ لیل و نہارِ مدینہ
اثر میں ہے کحل الجواہر سے بڑھ کر
غبارِ مدینہ غُبارِ مدینہ
یہی دل کا ارماں یہی دل کی حسرت
ان آنکھوں سے دیکھوں بہارِ مدینہ
مرے غنچۂ و گل مرے ماہ و انجم
ہیں لاریب نقش و نگارِ مدینہ
جدھر تاج اٹھ جائیں میری نگاہیں
مرے سامنے ہو دیارِ مدینہ

مرحبا احمدِ مختار مدینے والے

مرحبا سیدِ ابرار مدینے والے
مرحبا احمدِ مختار مدینے والے

ہو مرے حال پہ بھی ایک عنایت کی نظر
مرے آقا مرے سرکار مدینے والے

کیوں رہوں میں غمِ عقبیٰ سے پریشان و ملول
آپ ہیں جب مرے غمخوار مدینے والے

آپ کے نُور سے روشن ہوئے دونوں عالم
آپ ہیں مرکزِ انوار مدینے والے

ساری دنیا جسے فردوسِ بریں کہتی ہے
آپ کا پرتوِ رخسار مدینے والے

آپ اِس شان سے آئے تھے مدینے میں حضور
جان دینے کو تھے تیار مدینے والے

تاج دارانِ جہاں کرتے تھے جُھک جُھک کے سلام
اللہ اللہ ترا دربار مدینے والے

میرے نبیؐ

آپ کی ذات ہے یکتائے زماں میرے نبیؐ
آپ کا مثل زمانے میں کہاں میرے نبیؐ

دم بخود ہوں گے جہاں سارے نبی محشر میں
آپ کھولیں گے شفاعت کی زباں میرے نبیؐ

آج ہر گوشۂ عالم میں، عرب ہو کہ عجم
آپ کے فیض کے دریا ہیں رواں میرے نبیؐ

اک گنہگار بھی مایوس و ہراساں نہ رہے
عرصۂ حشر میں ہوں گے نگراں میرے نبیؐ

جل اٹھیں جس کے تصوّر سے بھی جبریل کے پَر
طرفۃُ العین میں پہنچے ہیں وہاں میرے نبیؐ

عرض کرنے کی ضرورت نہ بیاں کی حاجت
آپ پر ہے مرا سب حال عیاں میرے نبیؐ

واقف اس راز سے ہیں اہلِ محبت اے تاج
جسم یہ سارا جہاں جانِ جہاں میرے نبیؐ

طرازِ صورت و معنی محمدِ عربی
نگارِ یثرب و بطحا محمدِ عربی
پناہ سارے زمانے کی مادی اسباب
ہمارے مامن و ملجا محمدِ عربی
ہر ایک دل کی تمنا ہر ایک دل جانے
ہمارے دل کی تمنا محمدِ عربی
زمانہ جس کو سمجھتا ہے جنت الفردوس
ہے آپ ہی کا سراپا محمدِ عربی
بنائے کون و مکاں وجہِ خلقِ ارض و سما
حبیبِ خالقِ یکتا محمدِ عربی
نہ دیکھتا کوئی تا حشر چہرۂ توحید
اگر اٹھائیں نہ پردا محمدِ عربی
ہے راستی کے چمن کا حسین سروِ رواں
تمہارا قامتِ زیبا محمدِ عربی
کلیم دیکھنے کی جس کو تاب لا نہ سکے
تھا آپ ہی کا وہ جلوا محمدِ عربی
رسول سب ہی ہیں اسے تاج واجب التکریم
ہیں سب میں افضل و اعلیٰ محمدِ عربی

ارمانِ رسولِ عربی صلی اللہ علیہ وسلم

ہو سکے کس سے بیاں شانِ رسولِ عربی
ساری دُنیا پہ ہے احسانِ رسولِ عربی

مظہرِ شانِ خدا شانِ رسولِ عربی
کیوں نہ ہر وصف ہو شایانِ رسولِ عربی

حبّذا عظمتِ ایوانِ رسولِ عربی
مرحبا شمعِ شبستانِ رسولِ عربی

وہی عرفانِ الٰہی کا سزاوار ہوا
جس کو حاصل ہوا عرفانِ رسولِ عربی

صرف اُمّت کی شفاعت کا ہے جذبہ دل میں
اللہ اللہ رے ارمانِ رسولِ عربی،

دونوں عالم پہ ہے چھائی ہوئی رحمت بن کر
اک بہارِ چمنستانِ رسولِ عربی

اُس کی قسمت میں نہیں قربِ الٰہی کا شرف
جو نہ سو جان سے ہو قربانِ رسولِ عربی

خوفِ خورشیدِ قیامت ہو مجھے کیا اے تاج
ہوں تہِ سایۂ دامانِ رسولِ عربی،

ہر جہاں کو جگمگایا احمدِ مختار نے

راستہ حق کا دکھایا احمدِ مختارؐ نے
خوابِ غفلت سے جگایا احمدِ مختارؐ نے

یہ جہاں تاریک تھا وہ بھی جہاں تاریک تھا
ہر جہاں کو جگمگایا احمدِ مختارؐ نے

اے مرے اللہ کتنے سرکشانِ دہر کا
تیرے در پر سر جھکایا احمدِ مختارؐ نے

ظلم، ناانصافیوں، بدکاریوں کی قید سے
ساری دُنیا کو چھڑایا احمدِ مختارؐ نے

باغِ ہستی کا ہے خالق بالیقیں پروردگار
باغِ ہستی کو سجایا احمدِ مختارؐ نے

کب سے پردہ میں چھُپا تھا چہرۂ توحیدِ حق
کس نے یہ پردہ اٹھایا؟ احمدِ مختارؐ نے

عاصیوں کی روزِ محشر کیا بری حالت تھی تاج
ان کو سینے سے لگایا احمدِ مختارؐ نے

جس کا جی چاہے

مدارج اپنے عقبیٰ میں بڑھا لے جس کا جی چاہے
شہِ کونین کو اپنا بنا لے جس کا جی چاہے

یہی ماہِ مبارک موسمِ بارانِ رحمت ہے
یہ موقع ہے لگی دل کی بجھا لے جس کا جی چاہے

جو ہو نومیدِ رحمت، لا کے ایماں رحمتِ رب پر
دیا امّید کا دل میں جلا لے جس کا جی چاہے

ابھی پیشِ نظر ہیں جلوہ ہائے نورِ قرآنی
تصوّر روئے احمدؐ کا جما لے جس کا جی چاہے

وہی ہے کارساز و میر ساماں بے نواؤں کا
کرے سب کام اللہ کے حوالے جس کا جی چاہے

ہم اپنی جان دیدیتے ہیں توحید و رسالت پر
ہمیں اس امتحاں میں آزما لے جس کا جی چاہے

گھٹائیں چھا رہی ہیں تا کج ہر سو کفر و عصیاں کی
مدینے کو وطن اپنا بنا لے جس کا جی چاہے

عطا ہے یہ سب جلوۂ مصطفےٰ کی
کہ پیدا ہوئی یہ خدائی خُدا کی

تجلّیِ روئے محمّدؐ کا صدقہ
یہ سب رونقیں محفلِ دوسرا کی

نہ اسلام ہوتا نہ قرآن وکعبہ
یہ سب جودو بخشش ہے خیرالوریٰ کی

محبّت خُدا کی تمہاری محبّت
تمہاری محبّت محبّت خُدا کی

ہر اُمّت پہ حاصل ہے اس کو فضیلت
جو اُمّت میں ہے سیّدالانبیا کی

محمّدؐ ہی ہیں شافعِ روزِ محشر
وہی شرم رکھیں گے اہلِ خطا کی

خدا اس کی کرتا ہے عقدہ کشائی
محبت ہو جس کو حبیبِ خُدا کی

حمایت پہ جب خواجۂ دوسرا ہیں
تجھے فکر کیا تاجؔ روزِ جزا کی

مُستزاد
تضمینیں
اور
نظمیں

مُستزاد

رونق افروزِ جہاں جب شہِ ابرار ہوا — حق پدیدار ہوا
دفعتہً فرشِ زمیں مرکزِ انوار ہوا — اور ضیا بار ہوا

کِس نبی کو ہوئی معراج کی دولت حاصل — تھے وہ سب ہی کامِل
کون اُس نعمتِ عظمیٰ کا سزاوار ہوا — حق کا اظہار ہوا

حشر میں رحمتِ عالمؐ کی شفاعت کے سوا — سب کو تھا خوفِ جزا
عاصیوں کا نہ کوئی مونس و غمخوار ہوا — نہ مددگار ہوا

مژدہ اے اُمّتِ عاصی کہ بہ فضلِ ربّی — مغفرت تیری ہوئی
شافعِ روزِ جزا تیرا طرفدار ہوا — اور مددگار ہوا

اپنی ہستی کی نہ کونین کی کچھ اس کو خبر — نہ غمِ نفع و ضرر
بادۂ عشقِ محمدؐ سے جو سرشار ہوا — وہی ہشیار ہوا

یہ مُسلّم ہے کہ پُر خوف ہے عُقبیٰ کا سفر — اس کو کیا خوف و خطر
جس کا شاہِ دوسرا قافلہ سالار ہوا — حق مددگار ہوا

آپؐ بے شک ہیں شہِ کشورِ لولاک لَمَا — وجہِ تخلیق و بنا
مرجعِ تاجوراں آپ کا دربار ہوا — گرم بازار ہوا

تاجؔ رہنا تھا تجھے یادِ محمدؐ میں مدام — بس ترا تھا یہی کام
مُفت دُنیا کے بکھیڑوں میں گرفتار ہوا — کیوں نہ بیدار ہوا

کریمُ السّجایا جمیلُ الشّیَم
نبیّ البرایا شفیعُ الاُمَم

عزیزِ عرب یا رئیسِ عجم ⁂ رئیسِ عجم یا امامِ اُمم
امامِ اُمم یا رفیعُ الہِمَم ⁂ رفیعُ الہِمَم یا شہِ ذی کرم
شہِ ذی کرم یا شہِ ذی نِعَم ⁂ شہِ ذی نِعَم یا دوائے اَلَم

کریمُ السّجایا جمیلُ الشّیَم
نبیّ البرایا شفیعُ الاُمَم

دو عالَم کے ہیں قبلۂ محترم ⁂ وہ فخرِ عرب اور نازِ عجم
سبیلِ عطا و بنائے کرم ⁂ ہمیں نارِ دوزخ سے کیا خوف و غم
کہ پیدا ہوئے اُن کی اُمّت میں ہم ⁂ شہادت میں حاضر ہیں لوح و قلم

کریمُ السّجایا جمیلُ الشّیَم
نبیّ البرایا شفیعُ الاُمَم

یہ آرائشِ عالَمِ رنگ و بُو ⁂ یہ زیبائشِ گلشنِ آرزو
غرض جا بجا کُو بکُو چار سُو ⁂ رواں آپ کے فیض کی آبجُو
بہارِ گلستانِ بود و عدم ⁂ سحابِ دیمِ جُود و فضل و کرم

کریم السجایا جمیل الشیّم
نبیّ البرایا شفیع الاُمَم

شمیمِ گُلِ گلستانِ اَدب ؛ نسیمِ چمن زارِ الطافِ رب
بڑے مُفتخرَ ذی حسب ذی نسب ؛ رسولوں میں ممتاز اور منتخب
بڑے مخلص و مشفق و محترم ؛ شب و روز بھیجیں درُود اُن پہ ہم

کریم السجایا جمیل الشیّم
نبیّ البرایا شفیع الاُمَم

گلستانِ عالَم میں کیا کیا نہیں ؛ کہاں نورِ حق جلوہ آرا نہیں
کہاں جلوۂ ذاتِ یکتا نہیں ؛ مثال آپ کی کوئی پیدا نہیں
کریں لاکھ توصیف پھر بھی ہے کم ؛ نبی آخرِیں ہیں خدا کی قسم

کریم السجایا جمیل لشّیم
نبیّ البرایا شفیع الاُمَم

کرے جس کی توصیف خود ذوالجلال ؛ ثنا اس کی بندوں سے امرِ محال
وہ گفتار و کردار میں بے مثال ؛ میں اور اس کی مدحت مری کیا مجال
ہو کس طرح توصیف اس کی رقم ؛ ہے عاجز یہاں ہر زبانِ قلم

کریم السجایا جمیل الشّیم
نبیّ البرایا شفیع الاُمَم

نہ عابد نہ زاہد نہ ہم متقی ❊ عبادت نہ کی ایک بھی کام کی
بہرحال ہیں آپ کے اُمتی ❊ شفاعت کے ہیں مستحق یا نبیؐ
شفیع الامم یا علاج الالم ❊ وجود آپ کا وجہِ فضلِ اتم

کریم السّجایا جمیل الشّیم
نبی البرایا شفیع الاُمم

تمھیں شافعِ حشر ہو بے گماں ❊ تمھیں حامی و چارۂ عاصیاں
تمھیں مشفق و مخلص و مہرباں ❊ تمھیں چھوڑ کر تاج جائے کہاں
میں عاصی ہوں اور قیدیٔ دامِ غم ❊ کرم کیجیے یا محمدؐ کرم

کریم السّجایا جمیل الشّیم
نبی البرایا شفیع الاُمم

مرحبا سیّدِ مکّی مدنی العربی

متفق ہیں فصحائے عربی و عجمی ❊ حدِ تحریر سے باہر ترے القابِ شہی
ہو کوئی عارف و شاعر کہ فقیہ و صوفی ❊ تیرے اوصاف کے ادراک سے عاجز ہیں سبھی
برتر از وہم و گماں ہے تری ذاتِ عالی ❊ منفرد ذات میں اپنی تری والا نسبی

مرحبا سیّدِ مکّی مدنی العربی
دل و جاں باد فدایت چہ عجب خوش لقبی

قدِ موزوں ہے کہ شمشادِ گلستانِ قدم ❊ رشکِ شاخِ شجرِ طور ز سر تا بقدم
گلِ عارض سببِ رونقِ باغِ عالم ❊ جس کے نظارہ سے ہو محو ہر افسانۂ غم
کیا بیاں ہو صفتِ حلقۂ زلفِ پُر خم ❊ رشکِ صد تختۂ سُنبل ہمہ تن ابرِ کرم

من بیدل بجمالِ تو عجب حیرانم
اللہ اللہ چہ جمال است بدیں بوالعجبی

یا شہِ ارض و سما لیجئے اب جلد خبر ❊ غمِ دُوری سے مرا حال ہوا ہے یہ دِگر
عاجز و مضطرب و زار و نزار و مضطر ❊ بے اثر ہو کے نہ رہ جائے مرا سوزِ جگر
کب سے مشتاق ہوں دیدار کا بادیدۂ تر ❊ ہاں شبِ حسرتِ نظّارہ کی ہو جائے سحر

چشمِ رحمت بکشا سُوئے من انداز نظر
اے قریشی لقبی ہاشمی و مُطّلبی

ابرِ نیسانِ کرم گوہرِ بحرِ حسنات ؛ چشمۂ فیض ترا غیرتِ جیحون و فرات
عرصۂ حشر ہے یہ آہ کہ بحرِ ظلمات ؛ یہ تری اُمّتِ عاصی رہے پیاسی ہیہات
نوحِ طوفانِ قیامت، خضرِ بحرِ نجات ؛ ساقیِ کوثر و تسنیم عطا ہو خیرات

ما ہمہ تشنہ لبانیم توئی آبِ حیات
لُطف فرما کہ زحد می گزرد تشنہ لبی

ترے اخلاق سے قائم ہوا دُنیا کا نظام ؛ ایک ہی صف میں کھڑے کر دیئے آقا و غلام
تلخیِ بخت کے شاکی ہوئے سب شیریں کلام ؛ بحرِ الطاف و عنایات، محیطِ اکرام
تجھ سے سر سبز و تر و تازہ ریاضِ اسلام ؛ دشتِ پُر خارِ جہاں بن گیا گلزار تمام

نخلِ بُستانِ مدینہ زتو سرسبز مُدام
زاں شدہ شہرۂ آفاق بہ شیریں رُطبی

آستاں تیرا وہ ہم پایۂ عرشِ اعظم ؛ جس کی تعظیم کو جھکتا ہے سرِ لوح و قلم
جس پہ رکھتے ہیں جبیں تاجورانِ عالم ؛ خدمتی ہوں ترا میں بھی مگر اے شاہِ امم
زندگی بھر نہ مٹے گا مرے دل سے یہ الم ؛ کیوں بڑھا حدِ ادب سے مری جُرأت کا قدم

نسبتِ خود بہ سگت کردم و بس منفعلم
زانکہ نسبت بہ سگِ کوئے تو شد بے ادبی

تیرے انوارِ کمالات سے عالم پُرنور ❊ تیرے الطاف سے ویرانۂ ہستی معمور
رحمتوں کا تیری کس گھر میں نہیں ہے مذکور ❊ تھا یہی اپنی عنایت سے خدا کو منظور
تو بھی اور تیری زباں بھی ہو جہاں میں مشہور ❊ ورنہ ہر ایک زباں میں ہیں خدا کے منشور

ذاتِ پاکِ تو دریں ملکِ عرب کرد ظہور
زاں سبب آمدہ قرآں بہ زبانِ عربی

بیشک اللہ نے قرآں میں بشر تجھ کو کہا ❊ یہ نہ کہتا تو وہ اللہ تھا اور کیا کہتا
کس کا وہ نور تھا جس نور سے تو خلق ہوا ❊ تو نہ تھا نورِ مجسّم تو نہ تھا کیوں سایا
جب یہ منظور ہے قدرت کو ہے رازِ چھپا ❊ اپنی کیا تاب کہ کچھ اور کہیں اس کے سوا

نسبتے نیست بذاتِ تو بنی آدم را
برتر از عالم و آدم تو چہ عالی نسبی

آہ یہ عمرِ گراں مایہ یوں ہی صرف ہوئی ❊ زندگی صرفِ عباداتِ کبھی ہو نہ سکی
دور طاعت سے رہا دل پئے راحت طلبی ❊ نام غفلت سے معاصی کا رکھا زندہ دلی
لٹ گیا تاج کا سب راہ میں زادِ سفری ❊ وقتِ امداد ہے ہاں کیجئے کچھ چارہ گری

سیّدی انت حبیبی و طبیبِ قلبی
آمدہ سوئے تو قدسی پئے درماں طلبی

تضمین برغزل حضرت امیر خسروؒ

جگر تھامے ہوئے کوئی، کوئی مضطر کوئی بیدم
کسی کے لب پہ آہیں کوئی محوِ گریۂ پیہم
غرض میں کیا کہوں پیشِ نظر تھا کون سا عالم
نمی دانم چہ منزل بود شب جائے کہ من بودم
بہر سو رقصِ بسمل بود شب جائے کہ من بودم

جمال و حُسن پر جس کی فدا جنّت کے نظّارے
جو دیکھے اک نظر قدموں پہ اُس کے جان و دل وارے
مجسّم نو بہارے، گلعذارے، گُلبک رفتارے
پری پیکر نگارے سروقدِ لالہ رخسارے
سراپا آفتِ دل بود شب جائے کہ من بودم

عجب اک کشمکش میں مبتلا تھی تا آج میری جاں
زمین و آسماں حیراں در و دیوار تھے لرزاں
مجھے لینا تھے خلوت میں کسی سے آج کچھ پیماں
رقیباں گوش بر آوازِ اُو در ناز من ترساں
سُخن گُفتن چہ مُشکل بود شب جائے کہ مَن بُودم

مجالِ دَم زدن ہے اور نہ یارائے بیاں خسرَو
بیاں کیسے کروں کیسے کھُلے میری زباں خسرَو
یہ شانِ تاجدارِ تاجدارانِ جہاں خسرَو
خدا خود میرِ مجلس بود اندر لامکاں خسرَو
محمدؐ شمعِ محفل بُود شب جائے کہ من بودم

بعد از خدا بزرگ توئی قصہ مختصر

ہر ذوق سے بلند ترا ذوقِ جستجو ٭ پاکیزہ و لطیف و مقدّس ہر آرزو
ہر رازِ کائنات خود تیرے روبرو ٭ عاجز تری ثنا میں ہر امکانِ گفتگو

لا یمکن الثناءُ کما کان حقّہٗ
بعد از خدا بزرگ توئی قصہ مختصر

برتر زِ ہر کمال ترا ہر کمال ہے ٭ برتر زِ ہر خیال ترا ہر خیال ہے
مدّاح تیری ذات کا خود ذو الجلال ہے ٭ تیری ثنا میں کس کو مجالِ مقال ہے

لا یمکن الثناءُ کما کان حقّہٗ
بعد از خدا بزرگ توئی قصہ مختصر

سارا جہاں تھا بادۂ غفلت سے مستِ خواب ٭ تھا ہر نظامِ ہوش و خرد خستہ و خراب
کر کے طلوعِ حق و صداقت کا آفتاب ٭ تو نے جلا دئے رُخِ باطل کے سب حجاب

لا یمکن الثناءُ کما کان حقّہٗ
بعد از خدا بزرگ توئی قصہ مختصر

ذرّوں کو تو نے مہرِ درخشاں بنا دیا ٭ قطروں کو تو نے ابرِ بہاراں بنا دیا
کافر دلوں کو صاحبِ ایماں بنا دیا ٭ انساں کو تو نے حاملِ قرآں بنا دیا

لایمکن الثناؤ کما کان حقّہٗ
بعد از خدا بزرگ توئی قصّہ مختصر

سردارِ انبیاء و رسل بے گماں ہیں آپ ٭ محبوبِ حق پیمبرِ آخر زماں ہیں آپ
بیشک جہاں میں ظلِّ خدائے جہاں ہیں آپ ٭ لاریب صدرِ انجمنِ قدسیاں ہیں آپ

لایمکن الثناؤ کما کان حقّہٗ
بعد از خدا بزرگ توئی قصّہ مختصر

فضلِ خدا نے آپ کو بخشی وہ سروری ٭ باطل ہی جس کے سامنے دعوائے ہم سری
دریائے فیض، ابرِ کرم، بحرِ یاوری ٭ ہاں تاج کی بھی کشتِ تمنّا رہے ہری

لایمکن الثناؤ کما کان حقّہٗ
بعد از خدا بزرگ توئی قصّہ مختصر

ہمارے رسولؐ

جہاں کی بنا ہیں ہمارے رسولؐ
شہِ دوسرا ہیں ہمارے رسولؐ

حبیبِ خداوندِ عالم ہیں آپ ٭ نبیِ و رسولِ مکرم ہیں آپ
بلا ریب و شک فخرِ آدم ہیں آپ ٭ نگینِ رسالت کے خاتم ہیں آپ

حبیبِ خدا ہیں ہمارے رسولؐ
رہِ حق نما ہیں ہمارے رسولؐ

رفیع الہمم، سرورِ ذی حشم ٭ کثیر الکرم چارۂ ہر الم
نبی البرایا شفیع الاُمم ٭ کریم السجایا جمیل الشیَم

عطا ہی عطا ہیں ہمارے رسولؐ
سخا ہی سخا ہیں ہمارے رسولؐ

نمودِ مکین و مکاں آپ ہیں ٭ بنائے زمین و زماں آپ ہیں
مداوائے دردِ نہاں آپ ہیں ٭ علاجِ غمِ عاصیاں آپ ہیں

نجیب الوریٰ ہیں ہمارے رسولؐ
طبیب الوریٰ ہیں ہمارے رسولؐ

بہارِ گلستانِ فطرت ہیں آپ ❊ شمیمِ گلِ باغِ قدرت ہیں آپ
نسیمِ ریاضِ محبت ہیں آپ ❊ یمِ فیض و بارانِ رحمت ہیں آپ
نہالِ عطا ہیں ہمارے رسولؐ
گلِ مدعا ہیں ہمارے رسولؐ

ریاضِ جہاں کی بہار آپ ہیں ❊ گلِ باغِ عزّ و وقار آپ ہیں
سکونِ دلِ بیقرار آپ ہیں ❊ زمانہ ہے جس پر نثار آپ ہیں
علاج و دوا ہیں ہمارے رسولؐ
سکون و شفا ہیں ہمارے رسولؐ

تجلیِ ارض و سما آپ ہیں ❊ ضیا بارِ ہر دوسرا آپ ہیں
خبر آپ ہیں مبتدا آپ ہیں ❊ سزاوارِ مدح و ثنا آپ ہیں
ظہورِ خدا ہیں ہمارے رسولؐ
چراغِ ہدیٰ ہیں ہمارے رسولؐ

وہی جلوہ فرما وہی جلوہ گر ❊ وہی سب کی عزت وہی تاجِ سر
شفیعِ الوریٰ خواجۂ بعث و نشر ❊ امام الہدیٰ صدرِ دیوانِ حشر
حبیبِ خدا ہیں ہمارے رسولؐ
شہِ دوسرا ہیں ہمارے رسولؐ

گھر گھر کے اُٹھے ابرِ سیہ جھوم کے برسے
مخمور ہیں ہم ساقیِ کوثر کی نظر سے

اُٹھنے لگیں ہر سمت سے رحمت کی گھٹائیں
چلنے لگیں ہر سمت سے رحمت کی ہوائیں
آنے لگیں ہر سمت سے رحمت کی صدائیں
سرکارِ دو عالم کی ولادت کی خبر سے
گھر گھر کے اُٹھے ابرِ سیہ جھوم کے برسے
مخمور ہیں ہم ساقیِ کوثر کی نظر سے

سوئی ہوئی دنیا کو جو غفلت سے جگا دے
ہر شرک کو ہر کفر کو دنیا سے مٹا دے
گمراہوں کو توحید کے رستے پہ لگا دے
تعریف ہو کیا اُس کی بیاں جن و بشر سے
گھر گھر کے اُٹھے ابرِ سیہ جھوم کے برسے
مخمور ہیں ہم ساقیِ کوثر کی نظر سے

کفار ہوئے بادۂ توحید سے سرشار
مشرک ہوئے اللہ کے مسجود و پرستار
ہنستے ہوئے داخل ہوئے جنت میں گنہگار
محبوب خدا کی نظرِ فیض اثر سے
گھر گھر کے اُٹھے ابرِ سیہ جھوم کے برسے
مخمور ہیں ہم ساقیِ کوثر کی نظر سے

جلوے جو نہ دیکھے تھے کسی نے وہ دکھائے
پردے جو نہ اُٹھے تھے کسی سے وہ اُٹھائے
اسرارِ الٰہی وہ زمانے کو بتائے
پنہاں تھے جو اے تاج زمانے کی نظر سے
گھر گھر کے اُٹھے ابرِ سیہ جھوم کے برسے
مخمور ہیں ہم ساقیِ کوثر کی نظر سے

یہ سارا جہاں فیضِ تجلائے نبی ہے
ہر ذرّہ نقابِ رُخِ زیبائے نبی ہے
اکسیر و شفا خاکِ کفِ پائے نبی ہے

پوشیدہ نہیں راز یہ اربابِ نظر سے
گھر گھر کے اُٹھے ابرِ سیہ جھوم کے برسے
مخمور ہیں ہم ساقیِ کوثر کی نظر سے

سو جاں سے ہے جو تابعِ فرمانِ محمدؐ
سو جاں سے ہے اے تاج جو قربانِ محمدؐ
واللہ وہی ہے تہِ دامانِ محمدؐ
محفوظ ہے بے خوف ہے ہر خوف و خطر سے
گھر گھر کے اُٹھے ابرِ سیہ جھوم کے برسے
مخمور ہیں ہم ساقیِ کوثر کی نظر سے

یہ تاج ہے میخانۂ کوثر کا شرابی
پیتا ہے مئے عشق سے بھر بھر کے گلابی
للہ دکھاؤ اسے دیدار شتابی
اُمید کرم رکھتا ہے سرکارؐ کے در سے
گھر گھر کے اُٹھے ابرِ سیہ جھوم کے برسے
مخمور ہیں ہم ساقیِ کوثر کی نظر سے

سلام

مشتمل بر واقعات زمانۂ جاہلیّت

باعثِ تکوینِ عالم الصّلوٰۃُ والسّلام
افضل و اعلیٰ مکرّم الصّلوٰۃُ والسّلام

ہر طرف چھائی ہوئی تھی کفر و ظلمت کی گھٹا
چل رہی تھی ہر طرف شرک و ضلالت کی ہوا
جُبر و استبداد سے تاریک تھی ساری فضا
آپ جب تشریف لائے اے شہِ ہر دوسرا

مطلعِ انوارِ رحمت بن گیا عالم تمام
باعثِ تنویرِ عالم الصّلوٰۃ والسّلام

بُت پرستی کی طرف مائل تھے حق کو چھوڑ کر
حق سے غافل ہو گئے باطل سے رشتہ توڑ کر
راندہ و ملعوں ہوئے اللہ سے منہ موڑ کر
آپ آقا سے رہے بندوں کا رشتہ جوڑ کر

آپ کی آمد سے قائم ہو گیا حق کا نظام
رحمتِ خلّاقِ عالم الصّلوٰۃ والسّلام

قتل و غارت رہزنی تھی جن کا اک ادنیٰ کمال
جن کی ہستی دوشِ ہستی کے لئے تھی اک وبال
جن کی بدکرداریوں سے تھی شرافت پائمال
تھا اسیرِ فسق و کفر و شرک جن کا بال بال

آپ جب تشریف لائے رحمتِ ربّ انام
بن گئے اَرذلُ مکرّم الصّلوٰۃ والسّلام

عام تھا دُنیا میں معبودانِ باطل کا اَثر
پُج رہے تھے آگ پانی خاک پتھر اور شجر
کوہ و دریا برق و باراں انجم و شمس و قمر
آپ کفرستانِ عالم میں ہوئے جب جلوہ گر

آپ نے لہرا دیا روئے زمیں پر لاکلام
وحدتِ خالق کا پرچم الصّلوٰۃ والسّلام

خرمنِ ہوش و خرد پر گر رہی تھیں بجلیاں
عقل کو گھیرے ہوئے تھیں نفس کی طغیانیاں
ننگِ ہستی بن گئیں انساں کی بد اعمالیاں
آپ کی آمد سے پھیلیں ہر طرف بیداریاں

حکمت و دانش کی دولت ہو گئی دنیا میں عام
ناشرِ دینِ معظم الصّلوٰۃ والسّلام

بھر رہی تھی یہ دماغوں میں ہوائے خود سری
گویا اپنے وقت کا فرعون تھا ہر آدمی
آپ جب تشریف لائے با شکوہِ خسروی
ختم ہو کر رہ گئی سب سرکشوں کی سرکشی

سرکشانِ دہر بن کر رہ گئے ادنیٰ غلام
سرور و سلطانِ عالم الصّلوٰۃ والسّلام

نسل ہیں والا نسب عادات میں گرگ و پلنگ
بھائیوں کی بھائیوں سے باہمی پیکار و جنگ
بیٹیاں تھیں باپ کے نزدیک وجہِ عار و ننگ
صنفِ نازک پر تھی یہ دنیا باین وسعت بھی تنگ

آپ کی آمد نے ہر طبقہ کو بخشا اک مقام
معدنِ افضال پیہم الصّلوٰۃ والسّلام

شور و غوغا گالیاں قسمیں تھیں جزوِ زندگی
آبرو ریزی تو گویا کچھ نہ تھی اک دل لگی
آگ پانی سے تھی ارزاں عصمتِ دوشیزگی
ہاں فقط اک دخترِ رز تھی لائقِ صد بندگی

آپ کی آمد تھی گویا ایک تیغِ بے نیام
ماحیِ ہر فسق عالم الصّلوٰۃ والسّلام

شانِ رب عالی نسب اُمّی لقب والا ہِمَم
ذی حشم، شکلِ کرم، فضلِ اتم، دارو ئے غم
تاجدارِ کشورِ لولاک سُلطانِ اُمَم
اضطرابِ دل کا ساماں مژدۂ لطف و کرم
آپ کا میلادِ اعظم رحمتِ ربِ انام
میہمانِ عرشِ اعظم الصّلوٰۃُ والسّلام

آپ جب تشریف لائے تھے تو صحرائے جہاں
بن گیا تھا غیرتِ خلدِ بریں رشکِ جناں
چھا گیا تھا ہر طرف اک دلکش و رنگیں سماں
آپ جب تشریف لائیں گے تو بہرِ عاصیاں
عرصۂ محشر بنے گا محفلِ عشرت تمام
اے شفیعِ جملہ عالم الصّلوٰۃُ والسّلام

تاج پر جب آپ کے الطاف کا سایہ پڑا
زورِ دوراں کا نہ کچھ بھی اُس کے آگے چل سکا
آپکے صدقے میں تاج و تخت کا مالک بنا
یہ سعادت بھی میسّر ہو شہِ ہر دو سرا
حاضرِ دربار ہو یہ تاج باشوقِ تمام
اور پڑھے باچشمِ پُرنم الصّلوٰۃ والسّلام

سلام

رازدارِ رمزِ وحدت الصّلوٰۃ والسّلام
محرمِ اسرارِ کثرت الصّلوٰۃ والسّلام

منبعِ اسرارِ قدرت الصّلوٰۃ والسّلام
معدنِ صد علم و حکمت الصّلوٰۃ والسّلام

الصّلوٰۃ والسّلام اے کاشفِ علمِ یقیں
واقفِ سرِّ حقیقت الصّلوٰۃ والسّلام

الصّلوٰۃ والسّلام اے سیّدِ عالی جناب
عرش مسند چرخِ رفعت الصّلوٰۃ والسّلام

الصّلوٰۃ والسّلام اے ماہِ اوجِ اصطفا
صدرِ ایوانِ رسالت الصّلوٰۃ والسّلام

الصّلوٰۃ والسّلام اے بحرِ جود و امتناں
آسمانِ عزم و ہمت الصّلوٰۃ والسّلام

الصّلوٰۃ والسّلام اے صاحبِ خُلقِ عظیم
پاک طینت پاک سیرت الصّلوٰۃ والسّلام

الصّلوٰۃ والسّلام اے ناشرِ دینِ متیں
اے کلیدِ بابِ جنّت الصّلوٰۃ والسّلام

الصّلوٰۃ والسّلام اے رحمۃ للعالمیںؐ
اے مجسّم فضل و رحمت الصّلوٰۃ والسّلام

الصّلوٰۃ والسّلام اے بانیٔ امن و اماں
ناظمِ آئینِ اُلفت الصّلوٰۃ والسّلام

الصّلوٰۃ والسّلام اے تاجِ فرقِ مرسلیں
باعثِ اَوجِ رسالت الصّلوٰۃ والسّلام

تضمین

ہو جب ابرِ رحمت سے یہ آبیاری ⁞ چلے جھوم کر کیوں نہ ابرِ بہاری
نہ کیوں لہلہائے اُمیدوں کی کیاری ⁞ نہ چھا جائے کیوں اک خوشی یا محمدؐ

زِ سرتا بپا رحمتی یا محمدؐ
نظر جانبِ ہر گنہگار داری

زِ سرتا بپا رحمت و فضلِ باری ⁞ زِ سرتا بپا خاطر و پاسداری
زِ سرتا بپا شانِ آمرزگاری ⁞ ملے پھر نہ کیوں سرورِ می یا محمدؐ

زِ سرتا بپا رحمتی یا محمدؐ
نظر جانبِ ہر گنہگار داری

تھی اس درجہ یہ بارِ عصیاں سے بھاری ⁞ پہنچتی نہ منزل پہ کشتی ہماری
نہ ہوتا کبھی ہم پہ یہ فضلِ باری ⁞ جو کرتے نہ تم یاوری یا محمدؐ

زِ سرتا بپا رحمتی یا محمدؐ
نظر جانبِ ہر گنہگار داری

کرے کس لیئے پھر کوئی آہ وزاری ۔۔۔ رہے دل میں کیا پھر کوئی بیقراری
کریں آپ جب وعدۂ غم گساری ۔۔۔ پریشاں ہوں کیوں اُمتی یا محمدؐ

زسرتا بپا رحمتی یا محمدؐ
نظر جانب ہر گنہگار داری

یہ حاضر ہوا ہے بصد انکساری ۔۔۔ ذرا کیجیئے اس کی کچھ پردہ داری
نہ ہو حشر میں اس کی کچھ بے وقاری ۔۔۔ ہے تاج آپ کا اُمتی یا محمدؐ

زسرتا بپا رحمتی یا محمدؐ
نظر جانب ہر گنہگار داری

مناجات

اے خدا تُو ہی مرا معبود ہے　　اے خدا تُو ہی مرا مسجود ہے
اے خدا تُو ہی مرا مقصود ہے　　میں ہوں حامد تُو مرا محمود ہے

بادشاہا جُرم مارا درگزار
ماگنہگاریم تو آمرزگار

دافعِ امراضِ روحانی ہے تو　　دافعِ حُزن و پریشانی ہے تو
دافعِ رنج و گراں جانی ہے تو　　واقفِ اسرارِ پنہانی ہے تو

بادشاہا جُرم مارا درگزار
ماگنہگاریم تو آمرزگار

باوجود اس کے کہ ہے تو بے نیاز　　اپنے بندوں کا ہے تو ہی چارہ ساز
جانتا ہے تو مرے سربستہ راز　　ہے تو ہی میرا کفیل و کارساز

بادشاہا جُرم مارا درگزار
ماگنہگاریم تو آمرزگار

ہو گئی سب عمر غفلت میں بسر ٭ میں رہا غرقِ معاصی عمر بھر
تو نہ کر میرے گناہوں پر نظر ٭ بخش میری سب دعاؤں میں اثر

بادشاہا جرم ما را در گذار
ما گنہگاریم تو آمرزگار

اے مرے مالک بروزِ دار و گیر ٭ بخش مجھ کو دولتِ خیرِ کثیر
ہے تو ہی میرا معین و دستگیر ٭ ہے تو ہی میرا مددگار و نصیر

بادشاہا جرم ما را در گذار
ما گنہگاریم تو آمرزگار

از طفیلِ سیدِ والا تبار ٭ از طفیلِ سیدِ عالی وقار
از طفیلِ شافعِ روزِ شمار ٭ از طفیلِ انتخابِ روزگار

بادشاہا جرم ما را در گذار
ما گنہگاریم تو آمرزگار

تو نے ہی بخشا مجھے یہ اقتدار ٭ تو نے ہی مجھ کو بنایا تاجدار
عرصۂ محشر میں اے پروردگار ٭ تو ہی رکھے گا مرا عزّ و وقار

بادشاہا جرم ما را در گذار
ما گنہگاریم تو آمرزگار

بَلغ العُلےٰ

یہ جمالِ خُلقِ عظیم تھا ✤ یہ جلالِ خُلقِ عظیم تھا
یہ کمالِ خُلقِ عظیم تھا ✤ یہ مآلِ خُلقِ عظیم تھا
یہ ظلالِ خُلقِ عظیم تھا ✤ یہ زُلالِ خُلقِ عظیم تھا
یہ نہالِ خُلقِ عظیم تھا ✤ یہی حالِ خُلقِ عظیم تھا

بَلغ العُلےٰ

وہ بزرگ ہیں وہ جلیل ہیں ✤ وہ حَسین ہیں وہ جمیل ہیں
وہی بیکسوں کے کفیل ہیں ✤ وہی بیکسوں کے وکیل ہیں
وہ رہِ طلب کی دلیل ہیں ✤ وہی قُربِ حق کی سبیل ہیں
وہ عظیم ہیں وہ نبیل ہیں ✤ وہ حبیب ہیں وہ خلیل ہیں

بَلغ العُلےٰ

یہ جو مہر و ماہ میں نُور ہے ✤ یہ جو پَرتوِ سرِ طُور ہے
یہ ظُہور میں جو سُرور ہے ✤ یہ جو حُسنِ حور و قصور ہے
یہ جو شورِ یومِ نشُور ہے ✤ یہ جو ذکرِ ربّ غفور ہے
یہ جو رنگِ غیب و حضور ہے ✤ یہ اُنھیں کا سارا ظہور ہے

بَلغ العُلےٰ

یہ تمام منظرِ گلستاں، ❖ یہ تمام رونقِ این و آں
یہ تمام میکدۂ جہاں، ❖ یہ ہر اک نظارۂ دلستاں
یہ ہر ایک عشوۂ جانستاں، ❖ یہ ہر ایک غمزۂ دلبراں
یہ طفیلِ جانِ جہانیاں، ❖ یہ طفیلِ سرورِ مرسلاں

بلغ العلیٰ

یہ ریاضتیں یہ عبادتیں ❖ یہ ثواب و زُہد کی خواہشیں
یہ عبادتوں میں حلاوتیں ❖ یہ خدا کی خاص ستائشیں
یہ ریاضتوں میں صداقتیں ❖ یہ جبیں پہ سجدوں کی تابشیں
یہ خُدا کی خاص نوازشیں ❖ کرمِ حضورؐ کی بارشیں

بلغ العلیٰ

یہی تاج اپنا درود ہے ❖ یہی تاج اپنا سلام ہے
نہ رکوع ہے نہ سجود ہے ❖ نہ قعود ہے نہ قیام ہے
یہی تاج اپنی نماز ہے ❖ کہ زباں پہ آپ کا نام ہے
یہی اپنا تکیہ کلام ہے ❖ یہی اپنا وردِ مدام ہے

بلغ العلیٰ بکمالہٖ

رسولِ مدنیؐ را

دیوانہ کند بوئے تو بُوئے سمنی را، سمنی را، سمنی را، سمنی را
شرمندہ کند قدِّ تو سروِ چمنی را، چمنی را، چمنی را، چمنی را

آید اگر آں رحمتِ عالم بہ تبسّم
آں جا چہ بہا تابشِ دُرِّ عدنی را، عدنی را، عدنی را، عدنی را

خورشیدِ قیامت چہ کند دعویِ تابش
بیند اگر آں سوزِ اویسِ قرنی را، قرنی را، قرنی را، قرنی را

صد جنّتِ ماویٰ عوضِ جُو نستاند
دارندۂ یک خدمتِ شاہِ مدنی را، مدنی را، مدنی را، مدنی را

آں جا کہ نگارِ عرب آید بہ تکلّم
بلبل چہ کند دعویِ شیریں سخنی را، سخنی را، سخنی را، سخنی را

حورانِ بہشتی پئے تعظیم برآیند
گر عام کند حُسنِ تو جلوہ فگنی را، فگنی را، فگنی را، فگنی را

دیدہ نشود تاج سوئے قیصر و فغفور
بینندۂ دربارِ رسولِ مدنیؐ را، مدنی را، مدنی را، مدنی را

(۱۲ ربیع الاول ۱۳۸۷ھ بموقعۂ جشنِ میلاد النبیؐ طبع شد)

مرتّب کی دوسری تصنیفات

"گلزارِ انشاء"

فنِ انشاء نگاری پر بہترین کتاب جس کا مطالعہ ہر طالبِ علم کے لئے ناگزیر ہے۔

"شرح انتخابِ فارسی"

'ادیب کامل' کے طلبہ کیلئے مُفید شرح

"امتحان میں کامیابی کے راز"

یہ مختصر رسالہ بہت ہی مُفید اور کارآمد ہے' اس میں طلبہ کے لئے امتحان دینے اور پرچوں کو حل کرنے کے گُر بتائے گئے ہیں، یہ رسالہ قیمتی تجربات کا نچوڑ ہے۔

"شرح رہنمائے فارسی"

'ادیب' کے طلبہ کے لئے مفید شرح

"ٹونک کے کتب خانے" (زیرِ طبع)

جس میں ریاست ٹونک کے قدیم و جدید تمام چھوٹے بڑے کتب خانوں کا بڑے ہی دلچسپ انداز میں تاریخی تذکرہ ہے۔ اور نوادرات کا تعارف بھی!

ٹونک کے شعر و ادب کا تاریخی جائزہ

اپنے موضوع پر پہلی اور واحد تصنیف ہے —— (زیرِ طبع)

"چارٹ"

تاریخِ ادب نثر و نظم، چارٹ قواعد، ٹونک کے اخبارات، ٹونک کی تاریخیں ایک نظر میں۔

"ٹونک کی عیدیں"

"سیّد منظور الحسن برکاتی" ٹونک کے مشہور اہلِ قلم ہیں۔ اس کتابچہ میں انھوں نے ریاست ٹونک کی عیدوں پر روشنی ڈالی ہے۔ اُن کا اندازِ تحریر و بیان بڑا شگفتہ اور شاعرانہ ہے اور چونکہ ماضی کی یہ یادیں ایک تڑپ کی حیثیت رکھتی ہیں۔ اس لئے اس میں سوز و گداز بھی ہے۔ ایک اسلامی ریاست کے رؤساء اور عوام کے ربط و تعلق، اور اُن کے جذبات و خیالات کا بھی اس سے علم ہوتا ہے۔" (حضرت اعجاز صدیقی ۔ مدیر رسالہ شاعر)

"ٹونک کے جشنِ میلاد کی ایک جھلک"

" اس کتاب میں مولانا سید منظور الحسن برکاتی نے ٹونک کے چوتھے فرمانروا فردوس مکاں نواب سر محمد ابراہیم علی خاں صاحب بہادر خلیل کی قائم کردہ ہفت روزہ مجالسِ میلاد النبی صلی اللہ علیہ وسلم کا مرقع بڑے ہی دلکش پیرائے اور والہانہ انداز میں پیش کیا ہے۔ جس کے پڑھنے سے ایک عجیب سرور و کیف کا عالم طاری ہو جاتا ہے اور بیساختہ زبان سے نکلتا ہے، ؎

ہاں دکھادے اے تصور پھر وہ صبح و شام تو
دوڑ پیچھے کی طرف اے گردشِ ایام تو

" سید قاضی الاسلام قاضی شہر ٹونک"

ملنے کا پتہ

شفاء منزل - برکات روڈ - ٹونک (راجستھان)